رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

R.L.

ایل نمبر ۲۵۹۵ ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اک

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور تمدنی اسباب پر روشنی (۲) سکھوں اور آریوں میں ... (۳) اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا (۴) اعلیٰ ... اسلام پر ہونیوالے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا ... رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم کرنا ۔

نور

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر ... شیخ محمد یوسف

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپیہ
" ششماہی " ایک روپیہ بارہ آنہ
" سالانہ سرپرستوں سے دس روپیہ
" سالانہ امراء سے پانچ روپیہ
" ممالک غیر سے ...

نمبر ۶

جلد ۲۱

اخبار نور - قادیان دار الامان ۳ ر فروری سنہ ۱۹۳۰ء مطابق ۳ ر رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۸ ہجری

KHILAFAT LIBRARY

14 FEB 30

INDIA POSTAGE 3Ps THREE PIES

روزے کے مسائل

(۱) روزے کی نیت کرنا ضروری ہے رات ہی سے کرے تو بہتر ہے (۲) سحری اخیر وقت کھانا یعنی صبح صادق سے پہلے اور افطار غروب ہوتے ہی فوراً کرنا ثواب ہے، (۳) اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، (۴) قصداً ایسا کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے، (۵) ان عذروں کے سبب سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے مرض، سفر، حمل، دودھ پلانا سخت بھوک پیاس، جس سے جان جانے کا ڈر ہو، بہت بڑھاپا حیض و نفاس، جب عذر جاتا رہے، پھر قضا کرلے، یعنی جس قدر روزے ٹوٹ گئے اسی قدر روزے رکھ لے، کبھی رکھنے کی طاقت یا وسعت نہ مل سکے، تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا وے، (۶) تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، نہ سرمہ لگانے سے نہ مسواک کرنے سے، ہاں میٹھی مسواک کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے (۷) کلی کرنا یا ناک میں پانی دینا مکروہ نہیں ہے یا بھیگے ہوئے کپڑے کا ٹھنڈک کے واسطے پہننا بھی جائز ہے (۸) روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا یا چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے ہاں اگر عورت کا خاوند بدمزاج ہو تو اس عورت کو سالن سے ذرا انگلی تر کر کے نمک چکھ لینا مکروہ نہیں ہے، (۹) حقہ کے پینے اور ناس نسوار لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، (۱۰) سنگی کھچوانے سے اور پچھنے لگوانے اور فصد کھلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، (۱۱) خوشبو سونگھنے سے خواہ کسی قسم کی ہو روزہ نہیں ٹوٹتا، (۱۲) جھوٹ چغلی اور بدزبانی وغیرہ سے روزہ سخت مکروہ ہو جاتا ہے (۱۳) ہوا کا غبار یا چکی پیستے ہوئے آٹا، یا دوا کوٹتے ہوئے دوائی کا غبار حلق میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، (۱۴) رمضان میں رات کو نہانے کی ضرورت ہو تو مستحب ہے کہ سحری سے پیشتر نہائے، اگر بعد میں نہائے گا تو گو روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر ثواب گھٹ جاتا ہے (۱۵) قے منہ بھر کے ہو، تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے تھوڑی ہو تو نہیں ٹوٹتا، اور ایسی حالت میں قضا لازم آتی ہے کفارہ نہیں، (۱۶) اگر دانتوں میں رات کے کھانے سے کوئی چیز اٹک رہی ہو، اور وہ چنے سے کم ہو تو دن کو اس کے نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، (۱۷) اگر کسی شخص نے ابر کی حالت وغیرہ میں بہ خیال غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھولدیا، اور پیچھے معلوم ہوا کہ آفتاب باقی تھا تو قضا لازم آئے گی کفارہ لازم نہیں ہوگا، (۱۸) روزوں میں جھوٹ اور زیادہ بولنے اور دنیوی خواہشات کی طرف رغبت کرنے کی ممانعت ہے جھوٹ بولنے اور چوری کرنے اور بدکاری کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے (۱۹) کوئی شخص جبراً اگر کسی کے منہ میں کوئی کھانے پینے کی چیز ڈالدے تو روزہ توڑ دے، اور بعد میں رکھ لے،

تراویح نماز تراویح سنت موکدہ ہے، نماز عشا کے بعد وتروں سے پہلے ۸ رکعت چار چار کر کے یا دو دو رکعت کر کے پڑھے، جماعت کے ساتھ بہت ثواب ہے ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر بیٹھکر تسبیحات پڑھے، تراویح میں قرآن شریف سننا اعلیٰ ثواب کا موجب ہے۔

اعتکاف مسجد میں بیٹھے رہنے کو کہتے ہیں کچھ دیر تک خدا کی خوشنودی کیلئے روزدار کو مناسب ہے کہ آخری دس دن میں اعتکاف کرے بغیر حاجت بول و براز کے مسجد سے باہر نہ نکلے، دن رات وہیں ذکر و فکر میں غرق رہے، عورت کو بغیر اجازت مرد کے اعتکاف جائز نہیں۔

شب قدر یعنی ۲۷ ماہ رمضان کو رات بھر جاگنا اور خدا کے ذکر و فکر اور نوافل میں مصروف رہنا ہزار مہینوں کے برابر ثواب رکھتا ہے، ہر مسلمان کو اس رات جاگنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

صدقہ فطر

عید کی نماز سے پہلے صاحب توفیق کو صدقہ فطر دینا واجب ہے صدقہ فطر یہ ہے، گھر کے تمام آدمیوں کی طرف سے فی آدمی دو دو سیر گندم یا چار چار سیر گندم بطور صدقہ فطر مساکین اور محتاجوں کو دیئے جائیں،

عید الفطر

عید فطر کے دن پہلے کھانا کھاوے مسواک کرے خوشبو لے، اچھے کپڑے پہنے اور تکبیر پڑھتا ہوا آہستہ آہستہ عیدگاہ کی طرف جائے، اور پہلے دو رکعت نماز سنت باجماعت پڑھے اور پھر خطبہ سُنے اور خطبہ کے بعد دوسرے راستہ سے تکبیر کہتا ہوا گھر واپس آئے، عید الفطر کا وقت ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

میرے لئے مزید بوجھ اُٹھانا مشکل ہے

میں کل حسب معمول سیر سے واپس آرہا تھا تو مجھے راستہ میں ایک معزز اور ذمہ دار دوست نے یہ کہا کہ اگلی دفعہ ہم آپکو کمیٹی کی ممبری کیلئے کھڑا کرنا چاہتے ہیں، یہ صحیح ہے کہ ممبری میرے لئے کوئی نئی چیز نہیں اور یہ اس سے بھی زیادہ صحیح ہے کہ میں اسکو بفضل خدا نبھانا بھی خوب جانتا ہوں، موجودہ کمیٹی تو ایک طرح سے ہے ہی ووٹنگ مشین، مگر میں نے تو اس حالت میں لگاتار کئی سال تک کام کیا جبکہ ہماری قلت اور فریق مقابل کی کثرت اور پھر فریق ثانی کے ممبر تجربہ کار وجہاں دیدہ تھے، مگر ہماری قلت ہمیشہ ہمارے لئے موجب ناز رہی اور دوسرے فریق کی کثرت ان کیلئے ہمیشہ موجب تکلیف - اس قلت میں ہندو ممبران کی تائید سے ہی یہ ریزولیوشن پاس کروایا کہ یہاں جلد سے جلد سمال ٹاون ایکٹ نافذ کیا جائے جبکہ وہ خواب میں بھی اس کے روادار نہ تھے، اور پھر ان ممبروں کے ذریعہ ہی اپنے لئے چار وارڈ مقرر کرائے، اور ان کے لئے ایک حدود اگر میں اس معاملہ میں غیر معمولی احتیاط سے کام نہ لیتا تو ہمارے وارڈ دو ۲ سے زیادہ ہو ہی نہیں سکتے تھے اور ہم باوجود کثیر ہونیکے ہمیشہ قلت میں ہی رہتے - اور اسی بنا پر میں نے چار سال کے عرصہ میں اپنی قوم کو وہ فائدہ پہنچایا جو شاید اس وقت کے لحاظ سے تیس سال میں بھی نہ پہنچ سکتا، اور فریق مقابل باوجود کثرت رکھنے کے اتنے عرصہ میں اتنا بھی فائدہ نہ حاصل کرسکا جو اس سے قبل وہ صرف ایک منٹ میں حاصل کر سکتا تھا باین ہمہ پھر وہ میری علیحدگی کو دلی دکھ سے محسوس کرتا ہے اور احترام کے جذبات سے بھرے ہوئے الفاظ میں ریزولیوشن پاس کرتا ہے وہ کونسا اہم سے اہم معاملہ تھا کہ جسکو میں نے اٹھایا اور نمایاں کامیابی حاصل نہ کی ہو میں باتیں بنانے کی نسبت کام کرنے کو زیادہ پسند کرتا ہوں، اپنی فضا میں کام کرنا کوئی مشکل نہیں، مگر ایسے فیلڈ میں کام کرنا اور کامیاب ہونا جہاں جذبات جدا، احساسات الگ تخیلات بیگانہ اور پھر ان کی کثرت وہاں خالہ جی کا گھر نہیں، کسی قومی کام سے دل چرانا بلاشبہ ایک بُری بات ہے مگر کام کو لیکر پھر اس کو خوش اسلوبی سے نہ کرنا یہ اس سے بھی زیادہ بری بات ہے ادھورے کام کی نسبت نہ کرنا ہزار درجہ بہتر ہے میں تو کام کی کثرت میں ڈوبا ہوا ہوں دن رات کے ۲۴ گھنٹے ہیں، مگر میری خواہش ہے کہ ۲۴ کی بجائے ۲۸ ہو جائیں، کچھ تجارت کا سلسلہ پھر اخبار اور قرآن پاک کے ہندی ترجمہ کا اہم کام، صبح ۴½ بجے کام پر بیٹھتا ہوں اور شام کے ۵½ بجے اٹھتا ہوں، اس میں سے صرف دو گھنٹے نمازوں اور دیگر ضروریات کیلئے ——— نکالتا ہوں، پھر بھی کچھ کام بچ رہتا ہے پچھلے دنوں میں نے رات بھی کام کرنا شروع کیا تھا، مگر صحت نے اجازت نہ دی، اب میں اور کام اپنے ذمہ لوں، تو کس حوصلہ پر، اس حالت میں اس ممبری کو اپنے لئے اسٹروں کی مالا اور صریح دردسری ہی سمجھتا ہوں، بلکہ اس سے بھی بڑھکر، ہاں گذشتہ الیکشن میں میری کچھ خواہش تھی، اور وہ بھی اپنے لئے نہیں قوم کے وقار اور ان کی قدردانی کے احساس یا فرض کو نمایاں کرنے کیلئے، کیونکہ ان دنوں اغیار کی طرف سے جو آوازے میرے دوستوں پر کسے جاتے تھے، اس سے مجھے قدرتاً تکلیف ہوئی تھی، اگر اس وقت میرے دوست مجھے کہتے بھی تو میں شکریہ سے انکار ہی کر دیتا ہاں کہنے والوں کا منہ بند کر سکتا تھا کہ دیکھو میں نے خود انکار کیا اور اگر مجھے ممبری کا شوق ہی ہوتا تو غیر احمدیوں اور ہندوؤں کے وفود میرے پاس آئے، کہ آپ کھڑے ہوں، ہم آپکی ہر طرح مدد کرنے کیواسطے تیار ہیں، مگر میں نے شکریہ سے انکار کر دیا، اس کے علاوہ بھی میرے واسطے ایک اور راہ بھی جو میں کسی خاص فریق کی مدد کے بغیر ہی کامیاب ہو سکتا تھا، مگر مجھے کوئی شوق نہ تھا، کیونکہ ایک فرض شناس کیلئے ممبری کوئی شوق کی چیز نہیں،

بہرحال میں اپنے اس معزز اور ذمہ دار دوست کی توجہ کا مشکور ہوں، مگر میں اس دردسری کو سہیڑنے کیلئے خواب میں بھی تیار نہیں۔

احمدیہ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء کے متعلق ضروری باتیں

(۱) مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ تا ۲۰ اپریل منعقد ہوگی

(۲) ہر احمدی جماعت مجلس مشاورت کے نمائندگان کو جلد سے جلد انتخاب کرکے ان کے اسماء سے پرائیویٹ سکریٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دے،

(۳) مرکزی صیغہ جات کے متعلق سوالات بھیجنے کا حق صرف منتخب شدہ نمائندگان کو ہوگا، انتخاب کے بعد جو سوالات ضروری ہوں وہ بھیج سکتے ہیں۔

(۴) مجلس مشاورت میں پیش ہونیوالی تجاویز بھی نمائندگان کی طرف سے ہی آنی چاہئیں۔

(۵) چونکہ مجلس مشاورت کے موقع پر تمام نظارتیں اپنی اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتی ہیں اسلئے بیرونی جماعتوں کو چاہئے ہر ایک نظارت کے متعلق رپورٹ بھجوادیں۔

دُنیا میں کیا ہو رہا ہے

حاجیوں کا جہاز عربستان نمازی کمپنی کا جہاز "عربستان" حاجیوں کیلئے مقرر ہو گیا ہے جو ۷ فروری ۱۹۳۰ء کو کراچی سے جدہ کی طرف روانہ ہوگا۔

حاجیوں کی تعداد - قریباً ۲۵ ہزار حجاج ۱۵ شعبان تک بحری راستہ سے مکہ معظمہ پہونچ چکے ہیں،

کابل برطانی سفارت کا جدید مشیر - میجر پارسنز ڈپٹی کمشنر کوہاٹ عنقریب غیر ملکی سیاسی محکمہ میں سپیشل ڈیوٹی پر متعین کئے جائینگے، اس عہدہ کی میعاد کے اختتام پر آپ برطانی سفارت خانہ کے مشیر کی حیثیت میں کابل جائیں گے،

حکومت ترکی اور عراق کے باہمی تعلقات - بغداد کا ایک تار مظہر ہے کہ طاہر بے ترکی وزیر مختار نے اپنی سندات شاہ عراق کے سامنے پیش کر دیں، امید کی جاتی ہے کہ انگورہ اور بغداد کے درمیان جلد ہی گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو جائیگا، تاکہ تجارت استحکام سلطنت اور دیگر مسائل کے متعلق عہدنامے مرتب کر لئے جائیں۔

انگورہ کا ایک پیغام راوی ہے کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے عراق کے نئے سفیر کا بڑے عزت و احترام کے ساتھ استقبال کیا۔

گول میز کانفرنس کے نمائندوں کا انتخاب - اسمبلی اور کونسلوں کے عام انتخابات کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ وائسرائے ان انتخابات کے بعد گول میز کانفرنس کیلئے نمائندے منتخب کریں گے، اور وائسرائے کی اس سفارش پر جو گول میز کانفرنس کے بڑے بڑے ارکان کے تقرر کے متعلق ہوگی انتخابات کے نتیجہ کا بڑا اثر پڑیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطرہ کی گھنٹی

آؤ کام کریں

گو میں سمجھتا ہوں کہ میری آواز بہرے کانوں پر پڑ رہی ہے مگر میرا یہ فرض ہے کہ میں سناتا جاؤں، مضائقہ نہیں خواہ کوئی سُنے یا نہ سُنے، بہر حال میں تو قیامت کے روز اللہ کے حضور سرخرو ہونگا کہ میں نے تو مسلمانوں کو بر وقت بیدار کیا مگر انھوں نے پرواہ نہ کی، نور کے فائلز اس امر کے گواہ ہیں کہ آج سے سولہ سال قبل میں نے یہ آواز بلند کی تھی، کہ عنقریب راجپوتانہ میں ارتداد کا لاوا پھوٹنے والا ہے، اور میں نے اس کے لئے مسلسل کئی ایک مضامین لکھے مگر میری آواز صدا بہ صحرا ہو کر رہ گئی، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۲۲ء میں راجپوتانہ میں ارتداد کا وہ بھونچال آیا کہ جیب ہی بھلی، اگر اس وقت مسلمان میری آواز پر کان دھرتے تو یقیناً یقیناً انھیں آج یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا، نور کے گذشتہ نمبر میں میں یہ بتلا چکا ہوں کہ اگر پنجاب کے ان دیہات میں جہاں مسلمانوں کی تعداد کم اور سکھوں کی زیادہ، اور وہاں مسلمانوں کو اذان دینے کی ممانعت ہے اگر مسلمانوں نے اس کے متعلق کوئی عملی قدم نہ اٹھایا، اور ایسے دیہات میں اذان نہ کھلوائی، تو پنجاب میں بھی اسلام کی شان کو ایک خاص دھکا لگیگا، احتمال نہیں یقین ہے کہ ایسے دیہات میں اسلام کا وقار جاتا رہیگا، اور اگر یہی لیل و نہار رہے اور مسلمانوں کی غفلت کا یہی عالم رہا۔ تو مجھے اندیشہ ہے کہ ایک مسلمانوں کی کثرت رکھنے والا صوبہ کہیں قلت سے نہ بدل جائے، میں گذشتہ نمبر میں اس امر پر کافی بحث کر آیا ہوں، کہ ہم ایسے دیہات میں کن طریقوں سے اذان کھلوا سکتے ہیں اب ان کے دھرانے کی چنداں ضرورت نہیں،

آج میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ کی تو یقیناً پنجاب میں ان کا مستقبل شاندار ہو سکتا ہے، ورنہ نتیجہ کسی تشریح کا محتاج نہیں یہ دوسرا اہم امر گائے اور سکھ ہے، یہ صحیح ہے کہ ہندو لوگ گائے کے پرستار ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ اس پرستش میں ہندوؤں کے گرنتھ ان کا کہاں تک ساتھ دیتے ہیں اسے رہنے دیجئے مگر یہ امر واقعہ ہے کہ سکھ مذہب اور سکھ بزرگوں کا طریق اس شق میں ہرگز ہندوؤں کا ساتھ نہیں دیتا، مگر ہندوؤں کی یہ دلی خواہش ہے کہ اس معاملہ میں سکھ ان کے ساتھ رہیں، اور اس میں ہندوؤں کا دوہرا فائدہ ہے ایک تو یہ کہ سکھ ہندوؤں کے تمدن میں جذب ہوں دوم یہ کہ گائے کے سوال پر وہ ایک لڑاکی قوم کو مسلمانوں کے سامنے کر کے خود اُن کی پیٹھ ٹھونکتے رہیں، جیسا کہ حال ہی میں قادیان میں ہوا، اور خدا جانے اور کس کس جگہ اس امر کو دہرایا جائے اور مسلمانوں کیلئے مشکلات پیدا کی جائیں۔

اگر اس معاملہ میں ہندو قوم ہوشیار ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم انھیں کوس کر اپنے دل کی بھڑاس نکالیں بلکہ ہمیں ان سے زیادہ ہوشیار ہونا چاہیئے، جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں یہ امر واقعہ ہے کہ سکھ مذہب طرفۃ العین کیلئے بھی **"گئو پوجک"** نہیں بلکہ سکھ دھرم میں گائے اور بکری کی یکساں حیثیت ہے یہ نہیں کہ یہ معاملہ صرف سکھوں کے گرنتھوں تک ہی محدود ہے نہیں ان کی بزرگوں کا طرزِ عمل بھی ہماری تائید میں ہے، اور موجودہ زمانہ کا تعلیم یافتہ سکھ بھی گئو پوجا کا روادار نہیں، مگر سکھ گرنتھوں، انکے بزرگوں کے طرزِ عمل اور موجودہ تعلیم یافتہ سکھ کی ذہنیت سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے، ایک آدمی کے پاس اچھے سے اچھا ہتھیار ہے مگر وہ اس سے کام نہیں لیتا، تو اس میں ہتھیار کا کیا قصور؟

آج کل زمانہ پروپیگنڈا کا ہے وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے جو صحیح پروپیگنڈا کرنا جانتی ہو۔

اگر ہم اخبارات اور ٹریکٹوں کے ذریعہ سکھ قوم پر یہ روشن کر دیں کہ آپ کے گرنتھ اور آپ کے بزرگوں کا طریق عمل گائے کے معاملہ میں مختلف تھا، تو کوئی وجہ نہیں کہ بحیثیت مجموعی ہم سکھ قوم کا اس معاملہ کے متعلق نقطۂ نگاہ تبدیل نہ کر سکیں، اگر اڈیٹر اکالی اڈیٹر ریاست، اڈیٹر خالصہ سماچار سردار کھڑک سنگھ اور سردار کاہن سنگھ وغیرہ کا نقطۂ نگاہ ہماری تائید میں ہو سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ دوسروں کا نہ ہو۔

اگر ہم قادیان کے گرد و نواح کے سکھوں میں قادیان میں ہرج کھولنے کے قبل اردو گورمکھی ٹریکٹوں کے ذریعہ اور زبانی یہ پروپیگنڈا کرتے کہ آپ کے گرنتھوں اور گورو صاحبان کا گائے کے سوال کے متعلق مختلف طرزِ عمل تھا، تو یقیناً اس کا اثر بہت ہی مفید پڑتا، اور غالباً یہ مشکلات پیش نہ آتے جن سے بعد میں ہمیں دوچار ہونا پڑا، اس اہم سوال کو مدنظر رکھکر میں نے ایک ٹریکٹ **سکھ دھرم اور گائے** کے عنوان سے لکھا جس میں از روئے واقعات یہ ثابت کیا گیا، کہ قولاً اور فعلاً کبھی بھی سکھ دھرم گائے پوجا کا حامی نہیں ہوا، بلکہ سکھ دھرم میں گائے اور بکری یکساں حیثیت رکھتی ہیں، اور اس کی قیمت بھی قریباً اصل لاگت یعنی دو روپیہ فی سینکڑہ رکھی مگر مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ دوستوں نے اس کی اشاعت کی طرف بہت ہی کم توجہ دی **جناب سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب** سکندرآباد بیٹھے ہوئے جن کے ہاں نہ سکھ ہیں اور نہ ان کے ہاں اس قسم کا کوئی سوال پیدا ہونے کا احتمال، مگر معاملہ کی نزاکت کو دیکھکر ان کی رگ ہمیت تو یہ مضمون پڑھکر بھڑک اٹھتی ہے اور وہ اس امر کو محسوس کر لیتے ہیں کہ اگر ہم گائے کے متعلق سکھوں کی موجودہ ذہنیت کو بدل سکتے ہیں تو ایسے مفید لٹریچر کے ذریعہ اور وہ اس اہمیت کو محسوس کر کے ایک ہزار ٹریکٹ کی خریداری کو ضروری سمجھتے ہیں، مگر پنجاب کے مسلمان جوان مشکلات سے گذر رہے ہیں اور گذرینگے، وہ اپنے کانوں میں روئی ڈالے بیٹھے ہیں اور کیا مجال کہ ان کے کانوں پر جوں تک تو رینگی ہو۔

زمانہ چوکس ہو رہا ہے اور ہم جن حالات سے گذر رہے ہیں وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں، گائے کے معاملہ میں سکھوں کو ساتھ ملانے کیلئے ہندو کیا کچھ قربانی کرنے کے واسطے تیار نہیں مگر کیا ہم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ ہم اس معاملہ کے متعلق سکھوں کے سامنے ان کے گوروؤں کے اقوال اور ان کا طرز عمل رکھ سکیں، اور اگر ہم نے اس معمولی احساس میں بھی غفلت سے کام لیا تو پھر ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں لہذا اگر ہم گائے کے معاملہ میں سکھوں کو ہندوؤں سے الگ دیکھنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم گائے کے متعلق سکھ گوروؤں کے اقوال اور ان کے طرز عمل کو ٹریکٹوں وغیرہ کی صورت میں سکھوں میں بکثرت تقسیم کریں، ورنہ اس سے غفلت کی صورت میں ہم خود اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی چلائینگے، اللہ ہمیں سمجھ دے اور ہم اپنے نیک و بد کو پہچان سکیں، بہر حال

مانو نہ مانو جان جہان اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھا جاتے ہیں

شذرات

KHILAFAT LIBRARY

پردہ کی ضرورت - ۱۵ر جنوری کا جاگرت لکھتا ہے کہ

" وہ استریاں جو اپنے پتی کے سوائے دوسرے شخص کا خیال تک بھی دل میں لانا پاپ سمجھتی تھیں یہ افسوس ناک جرأت بھی پیدا ہوگئی ہے کہ وہ انگلستان کی لیڈیوں کی طرح ننگے سر، ننگے منہ میدان میں نکل کر مردوں کے برابر حقوق لینے کا مطالبہ کریں"

نور جائز حقوق کا مطالبہ تو کوئی بُری چیز نہیں بلکہ پیشتر اس کے کہ عورتوں کو اپنے حقوق طلب کرنے پڑیں خوبی یہی ہے کہ مرد خود ہی ادا کر دیں، باقی رہا ننگے سر اور ننگے منہ کا سوال یہ ضرور غور طلب ہے اور اس کا ایک ہی علاج ہے کہ عورتیں پردہ کریں، گھونگٹ بذات خود ایک بہت اچھا پردہ ہے مجھے خوشی ہے کہ ہندوؤں نے عورتوں کی اس ناواجب آزادی پر توجہ دینی شروع کر دی ہے اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہ کہنا چاہئے۔

اسلام اور حقوق نسواں - اسلام حقوق نسواں کا بہترین پاسبان ہے مگر جہاں اسلام عورت کے حقوق کی نگہداشت کرتا ہے وہاں عورتوں کے پردہ پر بھی زور دیتا ہے، ہندو خواتین میں جو آزادی کی رو چل رہی ہے ہو سکتا ہے کہ اس میں کسی حد تک ولایت کے فیشن کا بھی دخل ہے، میرا یہ خیال ہے کہ اس میں بہت حد تک آریہ صاحبان کی اسلامی مخالفت کا جذبہ بھی کام کر رہا ہے، آریوں نے محض اسلام کی مخالفت کیلئے یہ آواز بلند کی کہ اسلام عورت کی آزادی کا خطرناک دشمن ہے، اور برخلاف اس کے ویدک دھرم عورت کو پوری آزادی دیتا ہے مگر کسے معلوم تھا، کہ اس مصنوعی آزادی کی تہ میں قید تھی، اور اس نظر آنے والی بظاہر قید کی تہ میں ہی آزادی تھی، بہرحال مجھے خوشی ہے کہ ہندوؤں نے بہت جلد اپنی غلطی کو محسوس کر لیا،

ہندو لیڈر جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں - ۱۵ر جنوری کا جاگرت لائل پور لکھتا ہے کہ

" کانگرس مکمل آزادی کا ریزولیوشن پاس کرتی ہے ہمارے لیڈران اس کے حق میں لچھے دار تقریریں کرتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ خود تو کھدر کا لباس پہن لیتے ہیں مگر ان میں سے بھی اکثریت کے گھروں میں اسی طرح مغربی لباس اپنا قبضہ کئے ہوئے ہے جب لوگ ان کے گھروں کی حالت دیکھتے ہیں تو ان کی ایسے لیڈروں کے لئے رتی بھر بھی عزت نہیں رہتی"۔

کیا یہ سطور کسی تشریح کی محتاج ہیں جب تک ہم لوگوں کے کہنے اور کرنے میں فرق رہیگا۔ تب تک ہندوستان کے کبھی بھی اچھے دن نہیں آسکتے۔

شاہان اسلام جبر سے محترز رہے - ۱۵ر جنوری کے جاگرت لائل پور میں بابر بادشاہ کے ایک فرمان کا ترجمہ اس طرح شائع ہوا ہے،

" کسی قوم کے تیرتھ استھانوں کو برباد مت کرنا ہمیشہ منصف مزاج رہنا، تاکہ رعیت اور راجہ کے درمیان وشواش (اعتبار) بنا رہے اور دُنیا میں شانتی اور سنتوش (امن) پھیلا رہے"۔

" اسلام مذہب کا پرچار (اشاعت) سختی کی تلوار کی نسبت پریم (محبت) کی تلوار اور احسانمندی سے کئی گنا اچھا ہے"۔

" ہمیشہ شیعہ اور سُنیوں کی باہمی پھوٹ کو بھلائے رہنا، ورنہ وہ مذہب اسلام کو کمزور بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے "

کیا متعصب آریہ اخبار اس اقتباس کو ذرا غور سے پڑھینگے جو آئے روز یہ ناروا آواز بلند کرتے رہتے ہیں کہ شاہان اسلام نے ہندوستان پر یہ مظالم کئے وہ ستم ڈھائے، امر واقعہ یہ ہے کہ مسلمان بادشاہوں کو ہمیشہ ہندوؤں کی خاطرداری منظور رہی، وزیر مال تو ہمیشہ ہندو ہی رہے، مگر بعض اوقات سپہ سالار جیسی اہم آسامی پر بھی ہمیں ہندوؤں کے نام نظر آتے ہیں۔

مذہب میں دست اندازی - بہار کونسل میں ایک ممبر نے اس مطلب کے ریزولیوشن کا نوٹس دیا۔ کہ صوبہ میں گائے بکری، بھیڑ وغیرہ جانوروں کا ذبح کیا جانا قانوناً بند کیا جائے "

مجھے خوشی ہے کہ کونسل نے اس ریزولیوشن کو ٹھکرا دیا اور یہ تھا ہی اسی قابل، ورنہ اندیشہ تھا کہ کل کو کوئی جینی ممبر شاید یہ بھی نوٹس دیدیتا کہ ہندوستان میں جوئیں اور کیڑے مکوڑوں وغیرہ کا اتلاف بھی ممنوع قرار دیدیا جائے اس قسم کے ریزولیوشن کے نوٹس وغیرہ مذہب اور انسانی حقوق میں صریح دست اندازی ہیں اگر کوئی گوشت خوری کے حق میں نہیں تو اس کا یہ جذبہ اُسے مبارک ہو، مگر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ دوسروں کو اس سے محروم کرنے کی کوشش کی جائے، جب تک ہم لوگ رواداری کا سبق نہیں پڑھینگے، ہندوستان کے کبھی بھلے دن نہیں آسکتے۔

ظفروال کا معاملہ - ظفروال ضلع گورداسپور میں ایک گاؤں ہے وہاں سکھوں کی کثرت اور ان کی طرف سے مسلمانوں کو اذان دینے کی ممانعت ہے اور وہاں کے سکھ اپنے حق میں یہ دلیل دے رہے ہیں کہ ہم مالک ہیں اور مسلمان کمیں، اگر اس اصول کو تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر دنیا سے امن اور رواداری مفقود ہو جائیگی مجھے افسوس ہے کہ اس موقعہ پر سکھ لیڈر اور پریس خاموش ہیں گویا وہ اپنی زبان حال سے یہ ذہنیت پیدا کر رہے ہیں، کہ جہاں کسی قوم کی زیادتی ہو اس کا یہ حق ہے کہ وہ دوسری قوم کو بزور اس کے مذہبی حقوق سے محروم کر دے اگر اس کلیہ کو تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کر لیا جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ پنجاب میں بہت سے ایسے گاؤں بھی ہیں جہاں سکھوں کیلئے بھی یہی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

ایک آریہ اخبار کی خدا لگتی - گو کسی آریہ اخبار سے مسلمانوں کے حق میں نیک آواز کا نکلنا مشکل ہے مگر مجھے خوشی ہے کہ ظفروال کے معاملہ میں سکھوں کی سینہ زوری کے برخلاف وہ بھی آواز اٹھائے بغیر نہیں رہ سکا۔ چنانچہ ۲۱ر جنوری کا پرتاب لاہور لکھتا ہے کہ

" مسلمانوں کو شکایت ہے کہ ظفروال میں وہاں کی اکثریت نے اذان کی بندش کر دی ہے، اگر یہ ٹھیک ہے کہ وہاں بلا وجہ اذان بند کر دی گئی ہے تو ہمیں افسوس ہے جس طرح ہندوؤں کا حق ہے کہ اپنے مذہبی رسوم کو ادا کریں اسی طرح مسلمانوں کو اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا، ظفروال کا جھگڑا اسی اصول کی بنا پر جلد ختم ہونا چاہئے"

آج سے آٹھ سال پہلے - جبکہ سکھ گوردوارہ موومنٹ میں منہمک تھے اور حکومت کے ساتھ ان کی ٹھنی ہوئی تھی تو اس وقت سکھ پریس نے مسلمانوں سے یہ استدعا کی تھی کہ اس موقعہ پر

مسلم لیڈران سے اخلاقی ہمدردی کا ثبوت دیں، اور جب ہم اس معاملہ سے نپٹ لینگے تو پھر ہم جہاں جہاں سکھوں کی طرف سے اذانیں بند ہیں کھلوا دینگے، بلکہ اس کے لئے بعض سکھ اخبارات نے شری گرنتھ صاحب کا یہ شلوک بھی پیش کیا تھا

کبیر سپنے ہوں برڑائیکے جہیں مکھ نکسے رام
تاں کے پگ کی پاہنی میرے تن کو چام

یعنی گرنتھ صاحب کا یہ ارشاد ہے کہ اگر خواب میں بڑڑا کر بھی کسی کے منہ سے اللہ کا نام نکلے تو میں اس پر قربان اور میرے چمڑے سے اس کے پاؤں کی جوتی بن سکے تو میں کہونگا زہے قسمت، اور اس شلوک کو پیش کر کے سکھ اخبارات نے نہایت زور شور سے یہ کہا تھا، کہ ان احکام کی موجودگی میں کون سا سکھ ہے جو اذان کی مخالفت کرے" اب ایسے لوگوں کو میدان میں آنا چاہئے ورنہ سمجھ لیا جائیگا کہ وہ سب وقتی چال تھی، مگر یاد رہے کہ وقتی چال کیلئے ایک ہی موقع ہوتا ہے، کاٹھ کی ہنڈیا ایک ہی دفعہ کام دے سکتی ہے۔

اس معاملہ میں جتھہ بندی ابھی قبل از وقت ہی خدا کی قدرت ہماری ذہنیت یا تو جمود کو پسند کرتی ہے اور یا پھر بارود کو، درمیانی راہ پر بہت ہی کم رہتی ہے اور ایک نقص ہے اس کی جلد سے جلد اصلاح ہونی چاہئے مسلمان ظفر وال میں والنٹیر بھیجنے کے لئے آمادہ ہو رہے ہیں مجھے اس سے اتفاق نہیں اگر وہاں جتھے جائیں اور وہ وہاں زور شور سے اذانیں بھی دے لیں تو یہ ایک وقتی بات ہے مقامی مسلمانوں کیلئے پھر وہی مشکلات موجود ہیں حالانکہ ہماری غرض یہ ہے کہ مقامی مسلمانوں سے یہ مشکلات دور ہو سکیں اور اس کا حل جتھوں کے بھیجنے میں نہیں، بلکہ اس کا طریق یہ ہونا چاہئے کہ مسلم لیڈر اس کیلئے ایک میٹنگ کال کریں جس میں سکھ لیڈروں کو مدعو کریں اور ان کے سامنے یہ سوال رکھیں، کہ جہاں مسلمانوں کی کثرت اور سکھوں کو کسی تمدنی یا مذہبی مراسم میں کوئی روک ہے ہم وہ دور کرتے ہیں، اور اس کے مقابلہ جہاں مسلمانوں کیلئے اس قسم کی مشکلات ہیں آپ ہمارا ساتھ دیں، میں نہیں سمجھتا کہ کسی معقول پسند سکھ کو اس سے انکار ہو اور اگر بفرض محال ہو بھی تو مضائقہ نہیں کیونکہ پھر دوڑتے وقت میدان دونوں کیلئے یکساں ہے

سر مستھا دیوی کو طلاق - سابق مہاراجہ اندور نے بڑی دھوم دھام سے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے ایک حسینہ امریکن بدھی مس ملر کو ناسک کے شنکر اچاریہ کے ذریعہ شدھ کر کے سر مستھا دیوی بنایا تھا، اور پھر اس سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ شادی کی، اور اس کے لئے پیرس میں ایک عالیشان محل بھی بنا دیا گیا تھا، اور ان کے ہاں ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے طلاق حاصل کر لی ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہندو دھرم اس قسم کی طلاق کو جائز رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو پھر اسلام پر طعن کیوں، اور اگر نہیں تو پھر اس پر عمل کیوں کیا گیا؟

KHILAFAT LIBRARY

عبرت کا سبق - جو ہندوستانی یورپین لیڈیوں کی ظاہرا ٹیپ ٹاپ پر فریفتہ ہو کر ان سے شادی کرنے پر آمادہ رہتے ہیں انھیں اس واقعہ اور اس کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہئے، یورپ اور ہندوستان کے تمدن میں زمین و آسمان کا فرق ہے ہندوستان کا تمدن عورت کیلئے جو سادگی نیز اور شوہر کی فرمانبرداری کی تعلیم دیتا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں"

شکریہ کس کا ہونا چاہئے - سکھ لوگ جسٹس کمنگ جو مال ٹیکری کے مقدمہ میں جج تھے کے شکریہ کیلئے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اس شکریہ کا اگر کوئی مستحق ہے تو حضور نظام کی ذات والا صفات جنھوں نے سکھوں کے واسطے انصاف کیلئے بہترین سے بہترین ذرائع مہیا کئے اور پھر جن کی طرف سے گوردوارہ ابچل نگر (ناندیڑ) کے نام گراں قدر جاگیر کی بخشش ہے اور یقیناً اس رواداری کی مثال کسی غیر مسلم ریاست میں مسلمانوں کے ساتھ خواب میں بھی نہیں مل سکتی، اور تو اور خود سکھ ریاستوں میں بھی کسی سکھ گوردوارہ کے نام ایسی گراں بہا جاگیر نہیں۔

حقیقی بیٹی کا شوہر
"میں نے ویدوں پر عمل کیا ہے"

"انقلاب" کے ایک معتبر نامہ نگار صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ:-

بٹالہ کے ڈاک خانہ میں ایک ہندو کلرک کے ہاں اس کی اپنی بیٹی کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا ہے، کلرک صاحب بڑے فخر سے اقرار کرتے ہیں کہ وہ اُن کا بیٹا ہے اور ان کی بیٹی ہی ان کی بیوی ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے مذہب میں یہ جائز ہے بلکہ ان کا بیان ہے کہ میں نے ویدوں پر عمل کیا ہے، یہ کلرک صاحب اپنے اس فعل کے جواز میں دلائل پیش کرتے ہیں۔

لوگ اس عجیب و غریب واقعہ کو سن کر جوق در جوق اس شخص کو دیکھنے کیلئے آ رہے ہیں، ڈاک خانہ کے گرد صدہا آدمی موجود رہتے ہیں، بٹالہ کے سب انسپکٹر پولیس چودھری خورشید احمد صاحب بھی اسے دیکھنے گئے تھے آپ نے وہاں پولیس کے سپاہی متعین کر دئے ہیں تاکہ کاروباری لوگوں کے سوائے دوسروں کو ڈاک خانہ کے قریب نہ آنے دیں، مگر چونکہ ڈاک خانہ رونق کی جگہ پر واقع ہے اس لئے ہر وقت لوگوں کا میلہ سا لگا رہتا ہے عوام میں ہندو کلرک کے فعل پر سخت نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے لیکن وہ اپنے فعل کو جائز قرار دیتا ہے۔ (انقلاب ۲۳ جنوری)

مسلمانوں کو نماز سے نہ روکو - اسی اخبار میں دوسری جگہ میں نے یہ گلہ کیا تھا کہ ظفر وال کے معاملہ میں سکھ پریس خاموش ہے سو مجھے خوشی ہے کہ شیر پنجاب کے اس نوٹ نے جو درج ذیل ہے یہ گلہ دور کرایا، چنانچہ "مسلمانوں کو نماز سے نہ روکو" کے تحت یہ اخبار لکھتا ہے کہ:-

ظفر وال ضلع گورداسپور کے مسلمانوں کی طرف سے اخبارات میں شکایت کی جا رہی ہے کہ مقامی سکھ زمیندار مسلمانوں کو مسجد میں بانگ دینے حتیٰ کہ نماز ادا کرنے تک سے روکتے ہیں ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ شکایت کہاں تک درست ہے، مگر ہم اپنے سکھ بھائیوں سے بزور درخواست کرینگے کہ واہگورو کا نام لینا (خواہ کسی طریقہ یا کسی زبان میں لیا جائے) نہ صرف یہ کہ پاپ نہیں بلکہ سب سے بڑا پُن ہے، مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کو اگر واہگورو نے تمھیں توفیق دی ہے تو چوری، یاری وغیرہ برُے کاموں سے روکو، نماز پڑھنے سے کیوں روکتے ہو یہ بڑا بھاری پاپ اور سکھ مذہب کی بدترین توہین ہے، تم گورو نانک دیو کے سکھ ہو کر مسلمانوں کو کہتے ہو کہ خدا کا نام نہ لو۔ واہگورو کو یاد نہ کرو، اور اسے مت پکارو، کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں کہ تم نے واہگورو اور گورو دونوں کی راہ چھوڑ دی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

مراسلات

ویدوں کا زمانہ

غور کر کے اسے پڑھو پیارو ✣ اس کا ہر لفظ جامِ صحت ہے

شری کرشن جی مہاراج ویدوں کے متعلق فرماتے ہیں:-

اب ویدوں کا برتانت سن، ویدوں کی بدھ بھی تینوں میں ہے تو ان تینوں گنوں کو تیاگ کر اتیت ہو...... ویدوں کے تین کانڈ ہیں، کرم، اپاسنا، گیان، تیسرے گیان کانڈ کی ازج دیکھ، تینوں گنوں سے اتیت ہو، ...... جیسے کوئیں تالاب ندی سے جدا جدا کام لئے جا سکتے ہیں، یعنی اگر کنوئیں پر جائیں تو تین کر کے پانی نکال کر پینے کے کام میں ہی لا سکتے ہیں، نہ تو اس سے اچھی طرح کپڑے دھو سکتے ہیں نہ ہی اشنان کر سکتے ہیں، تالاب ڈوبے ندی کا جل پینے کے لائق نہیں ہوتا اور نہ وہاں ناؤ ہی چلائی جا سکتی ہے اس سکھ کو میرے اپاسک برہما نادو اور سکھدیو رشی جانتے ہیں، اس لئے ارجن جب تیری بدھ موہ جال کو توڑیگی تب جتنے شاستر تم نے سنے ہیں یا سن رہے ہو سب سے ورکت یعنی بے نیاز ہو جاؤ گے تیری بدھ نستچل ہو گی شریمد بھگوت گیتا ادمیائے دوم صد ۶۹ و ۷۰

مذکورہ بالا حوالہ کو پڑھکر سپشٹ روپ میں، پرگٹ ہو جاتا ہے کہ ویدوں کا زمانہ ست یگ کے شروع میں ہی ختم ہو گیا تھا، اس حوالہ میں لفظ اتیت بار بار آتا ہے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تشریح کروں، اتیت کا مطلب یہ ہے چھوڑ دینا، قطع کر دینا، یہ اس شے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جو گذشتہ زمانہ تک کے لئے ہو، مگر موجودہ زمانہ کی ضروریات کیلئے ناکافی ہو وغیرہ وغیرہ، شری کرشن مراری کا لفظ اتیت استعمال کرنا صاف طور پر یہ بتاتا ہے کہ وید ست یگ کیلئے ہی تھے

اسی طرح پنڈت دیانندجی بلنسئے آریہ سماج اپنے اپدیش والے لیکچر میں فرماتے ہیں:-

۱ نادی سرشٹی یعنی شروع دنیا میں ایشور نے بہت سے انسان حیوان اور پکھیرو پیدا کئے لیکن ان میں گیان اور کرم کی وجہ سے اب جیسا فرق ہو گیا ہے ویسا موجود نہ تھا، ان کو صرف کھانا پینا اور بھوگ کرنا ہی معلوم تھا، اور ان وشیوں میں بھی سب جاندار ایک ہی سے اور ایک ہی دس تھے، جیسے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اب بھی پیدا ہو کر کچھ عرصہ جینے کے باوجود اسی طرح مر جانے پر کسی طرح کی سزا نہیں ملتی، اسی طرح آدی سرشٹی یعنی ابتدائے دنیا میں بچپن کی سی حالت تھے، ان کے لئے کوئی امر و نہی نہیں تھا، نہ ہی اب تک کوئی قانون تھا، آنکھوں سے روپ دیکھنا، کانوں سے شبد سننا، پاؤں سے چلنا وغیرہ، بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا اپدیش منجری چھٹا ویاکھیان صد ۶۹

دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

آغازِ دنیا میں چار رشیوں پر ہی چاروں وید نازل ہوئے اپدیش منجری ویاکھیان پانچواں صد ۵۳

ان مذکورہ بالا حوالہ جات پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شروع دنیا میں انسانوں کی حالت بچوں کی سی تھی، اور شروع دنیا میں وید نازل ہوئے، بس ثابت ہوا کہ وید آدی سرشٹی کیلئے ہی تھے کیونکہ اس وقت تو الف با کی تعلیم کی ہی ضرورت تھی، پس ثابت ہوا کہ وید شروع دنیا کے لئے ہی تھے، اب انسانوں کو اس سے زیادہ گیان کی ضرورت ہے جیسا کہ شری کرشن مہاراج بھی ارجن کو گیتا میں اپدیش کرتے ہیں اگر یہ کہو کہ وید سائینس اور جہازرانی وغیرہ کی تعلیم دیتا تھا، اور شروع دنیا میں لوگ ہوائی جہاز اور سمندری جہاز بنایا کرتے تھے، یہ سب باتیں ویدوں میں موجود ہیں تو ماننا پڑیگا کہ وید شروع دنیا میں نازل نہ ہوئے تھے بلکہ بعد میں نازل ہوئے تھے،

(آریوں کا دلی خیرخواہ فتح محمد احمدی عفی اللہ عنہ، از کراچی)

اقتباسات

تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی تاریخ

ذیل میں ہم مسٹر ایس ایم زویمر ایف۔ آر۔ جی۔ ایس کی کتاب "Across the World of Islam" "سیاحت دنیائے اسلام" کے ایک باب کا ترجمہ درج کرتے ہیں جس میں بتلایا گیا ہے کہ آج کل جو علاقے حکومت روس کے قبضہ میں ہیں، ان میں اسلام کب اور کس طرح پھیلا، موصوف ۳۸ سال تک دنیائے اسلام کی سیاحت کرتے رہے ہیں اور اسلام کے متعلق کئی کتابیں لکھ چکے ہیں، مثلاً عربستان، گہوارۂ اسلام جناب زویمر ایک نہایت متعصب پادری ہیں، اور انھوں نے اس باب کے آغاز میں جس کا ترجمہ ہم نے کیا ہے آقائے دوجہاں...... کی شان میں افسوس ناک گستاخی کی ہے لہٰذا ہم نے اس کا ابتدائی حصہ حذف کر دیا ہے باقی حصہ مفید معلومات سے لبریز ہے اس لئے اس کا ترجمہ درج کر دیا گیا،

آج سد سکندری کے اس پار ایک کروڑ ستر لاکھ فرزندان توحید آباد ہیں، روس میں جس قدر مسلمان ہیں، اس قدر مصر یا عرب یا ایران میں بھی نہیں، روس میں یہودیوں کی آبادی صرف ۳٫۵۵ فی صدی ہے، باوجود اس کے ہم اس کے متعلق بہت کچھ سنتے رہے ہیں، لیکن ہمیں روسی مسلمانوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں جن کی آبادی ۷۴٫۹ فی صدی ہے۔

مسلمان لینن گراڈ سے لیکر سائبیریا کے میدانوں تک اور ٹوبالسک سے جو دریائے اوبی پر واقع ہے بخارا تک اور وہاں سے جانب جنوب ایران اور افغانستان کی سرحد تک پھیلے ہوئے ہیں،

مسلمانوں کے اہم مراکز کے متعلق تقریباً پندرہ سال ہوئے مدام موبی بوبرونیکاف نے نہایت احتیاط کے ساتھ اعداد و شمار مہیا کئے تھے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) قرغیز		۴۸۸۶۹۴۶
(۲) تاتاری		۳۷۳۷۶۳۷
(۳) ازبک	۷۲۶۵۳۴	
سرت	۹۶۸۷۵۵	۱۹۷۶۵۴۶
ترکمان	۲۸۱۳۵۷	
(۴) بشگیر		۱۴۳۹۱۳۶
(۵) مشتنت اور اوار دوسرے قبائل قفقاز		۸۱۹۵۷۶
(۶) تاتی اور تاجیک		۴۴۵۴۵۳
(۷) ترک		۲۰۸۸۲۲
(۸) قیاردین اور انجازی		۱۷۰۶۷۲
(۹) قیموق و نوغابطی		۱۴۷۴۸۸
		۱۳۸۳۲۲۶۶

اگرچہ مسلمانوں کی مختلف اقوام کا تناسب یہی ہے لیکن آج ان کی مجموعی تعداد پہلے کی بہ نسبت زیادہ ہو گئی ہے جو ایک اندازہ کے مطابق

KHILAFAT LIBRARY

ایک کروڑ ستر لاکھ ہے، جمہوریہ شورائیہ روس میں مسلمانوں کی اکثریت سُنّی ہے اور روس کے ایشیائی صوبوں میں شیعوں کی تعداد ایک لاکھ ہے، روس کے بڑے بڑے مرکزوں میں تصوّف کے مختلف حلقوں سے بیعت رکھنے والے بہ تعداد کثیر موجود ہیں، روس سے ہر سال سینکڑوں حاجی بغرض حج مکہ معظمہ جاتے ہیں۔

گزشتہ صدی میں بولوسک اور میدانی دیہات بلکہ سمرقند اور بخارا میں بھی قاہرہ کے اخبارات کی ادبیت، قسطنطنیہ کے جذبہ اتحاد اسلام اور درویشوں کے زہد و ورع نے فریضہ حج ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ جاتے تھے نہایت گہرا اثر ڈالا تھا۔

اسلام کس طرح پھیلا

اسلام وسط ایشیا میں پہلے ایران گیا ۶۶۶ء تا بہ بلخ پہونچ گیا اور ۶۷۶ء میں عربوں نے بلخ پر حملہ کردیا، یہاں فتح و نصرت حاصل کرنا آسان کام نہ تھا، چنانچہ حملہ آوروں کو ھزیمت ہوئی ۷۰۶ء میں عرب فاتح قتیبہ موقع پر پہونچا، اور شرقی ترکستان کی انتہائی مشرقی سرحد پر ترفان تک بڑھ گیا، اور ترفان گیا، وہاں اسلام پھیلاتا گیا، ہمیں تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بخارا تین دفعہ اسلام لایا، اور تین دفعہ مرتد ہوا، یہاں تک کہ جدید مذہب کے استحکام کیلئے سخت تدابیر اختیار کی گئیں (بخارا اور اس کی فتوحات کا مکمل حال اسلامی انسائیکلوپیڈیا جلد اول صفحات ۷۸۳ و ۷۸۶ ملاحظہ فرمائیے) ویمبری لکھتا ہے کہ ہر بخاری کو اپنے مکان میں ایک مسلمان عرب کو جگہ دینی پڑی جو لوگ نیک مسلمانوں کی طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے تھے انہیں نقد انعام دیا جاتا تھا، ہاں کار یہ شہر عربوں کے قبضہ میں آگیا، اور تھوڑے ہی عرصہ بعد سمرقند پر بھی مسلمان قابض ہوگئے، مرکز بخارا سے اسلام دو سال میں بتدریج ترہیب و ترغیب و تبلیغ کے ذریعہ سے تمام افغانستان، بلخستان، اور چینی تاتاری علاقہ میں پھیل گیا، چنانچہ جب مارکوپولو نے ۱۲۷۱-۹۴ء میں ان ممالک کا سفر کیا تو اس نے ہر جگہ اسلام کو بر سر عروج پایا۔

فتح سمرقند

جب قتیبہ سمرقند آیا تو اس نے بہت سے ایسے بت دیکھے جن کے پرستاروں کا یہ عقیدہ تھا کہ ان کو جو شخص نقصان پہونچائیگا وہ زندہ نہ بچے گا، اس مسلم فاتح نے ان بتوں کو نذر آتش کردیا اور کوئی موت واقع نہیں ہوئی، اس پر بت پرست حلقہ اسلام میں داخل ہوگئے، لیکن اسلام کیلئے یہ کوئی آسان فتح نہ تھی، ہمیں کتب تاریخ سے معلوم ہوا ہے کہ ابتدا میں غیر مسلموں کی اس قدر مخالفت کی گئی، کہ سوائے مسلمانوں کے کسی کو ہتھیار رکھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی، جو لوگ حال میں مشرف باسلام ہوئے تھے ان کی حفاظت کیلئے جاسوسوں کی ضرورت پڑتی تھی، قتیبہ کے نومسلموں کی تالیف قلوب کیلئے زبردست کوشش کی حتیٰ کہ نماز جمعہ پڑھنے والوں کے لئے انعامات مقرر کئے، مغلوں کی فتح کے بعد جب چنگیز خاں کی فوج نے اسلامی تہذیب کے قدیم مراکز میں سیلاب کی طرح تباہ کاری کی تو وہ علاقے جو آج کل سویٹ روس کے قبضہ میں ہیں تین مذاہب کی آماجگاہ بن گئے، آج بھی وہاں تین بڑے مذاہب ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آرنلڈ کہتا ہے کہ بدھ مذہب، عیسائیت اور اسلام تینوں مذاہب نے اپنے خونخوار فاتحوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے زبردست جدوجہد کی، بدھ مذہب کو زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی، اسلام اور عیسائیت کی کامیابی مساوی تھی، ان دونوں مذاہب کے درمیان اس زمانہ میں مقابلہ ایسا ہی سخت تھا جیسا کہ آج کل افریقہ میں ہے۔

مغل شاہزادہ کا قبول اسلام

اوباقاخان پہلا مغل شہزادہ تھا جس نے اسلام قبول کیا وہ ۱۲۵۶-۶۵ء تک حکمران رہا۔ اس کے قبول اسلام کا قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز اس کی ملاقات بخارا کے مسلم تجار کے ایک قافلہ کے ساتھ ہوگئی جن سے اس نے اصول اسلام کے متعلق سوالات کئے ان کی تعلیم سے وہ اس قدر متاثر ہوا کہ نہ صرف اس نے اسلام قبول کیا بلکہ اس کی تبلیغ و اشاعت بھی شروع کردی، چنانچہ اس نے قرآن کی تعلیم کیلئے مدارس کھولے یہ بادشاہ سیاسی طور پر مملوک سلطان کا حلیف تھا،

خان ترکستان آغوش اسلام میں

تقریباً دسویں صدی کے وسط میں پہلا خان ترکستان مشرف بہ اسلام ہوا اور اس کے قبیلہ کے دو ہزار سے زائد خاندانوں نے بھی اس کی تقلید کی، ان نومسلموں کا نام دوسرے ترکوں سے ممتاز بنانے کیلئے جو ہنوز مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے ترکمان رکھا گیا (آرنلڈ)

تیمور خاں

۱۳۴۷ء میں تیمور خاں والی کاشغر نے دین مبین کی متابعت کی، اس کے بعد اسلام کی اشاعت کے متعلق ہمیں بہت کم تفصیلات ملتی ہیں، بارہویں صدی میں دمشق سے ایک عرب آیا اور اس نے بعض کافر قبائل (تبخانوں) میں اسلام کی تبلیغ شروع کی جو ایلیا اور کابل کے درمیان بود و ماند رکھتے تھے اسے تیمور جنگی قیدی کی حیثیت سے گرفتار کرکے لایا تھا، لیکن وہ اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کیلئے اس قدر جوش رکھتا تھا کہ ہزاروں آدمی مسلمان ہوگئے،

سائبیریا

اسلام خاص سائبیریا میں سولھویں صدی میں پھیلا، اٹھارہویں صدی میں اسلام برابا کے تاتاریوں میں پہونچا، اور انیسویں صدی میں کثیر التعداد فنس مشرف بہ اسلام ہوئے، وہ دریائے والگا پر آباد تھے، اور وہاں مسلمانوں کی تعداد اب بھی بڑھ رہی ہے اس بات کا پتہ بھی چلتا ہے کہ حال میں بھی روس کے اندر تبلیغ اسلام کی گئی ہے۔

بیرون نکولی آف سینٹ پیٹر برگ (جو آج کل بیرون آف لینن گراڈ ہے) نے لکھا ہے:-

صوبہ اوپا میں قدیم قبائل شینی نس اور وائیکس آباد ہیں جب سے مذھبی آزادی کا اعلان منظور کیا گیا ھے، مبلغین اسلام خاموشی کے ساتھ کام کررہے ہیں اور انھیں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ ایک لاکھ نام نہاد عیسائی مشرف بہ اسلام ہوچکے ہیں صرف ضلع برسک میں ان قبائل کے ۹۱ ہزار آدمی آباد ہیں، اور توقع کی جاتی ہے کہ دس سال کے اندر وہ سب حلقہ بگوش اسلام ہوجائیں گے۔

انسانی مساوات مذاہب عالم کی نظر میں

ہندو مذہب اور مساوات

ہندوستان کی قدیم تاریخ پر عبور رکھنے والے حضرات اس بات سے انکار نہیں کرسکتے کہ ہندوستان میں بھی ایک دفعہ اخوت و مساوات کی آواز گھوم چکی ہے گوتم بدھ نے مذھبی اور سیاسی حقوق میں مساوات پیدا کرنے کی غیر معمولی اور نہایت مؤثر کوشش کی تھی، اور اسی واسطے ہم گوتم بدھ کو قدیم ہندوستان کا مصلح

KHILAFAT LIBRARY

اعظم کہہ سکتے ہیں۔ مہاراجہ اشوک کے زمانہ میں اس کے قائم کئے ہوئے مذہب کو بہت کچھ عروج حاصل ہوا، مہاراجہ اشوک اور چندر گپت کے زمانہ ہی سے ہندوستان میں شاہی قائم ہوسکی، گوتم بدھ سے قبل اور بدھوں کی حکومت کے زوال کے بعد مسلمانوں کی سلطنت قائم ہونے تک اس ملک میں ایسا تیرہ و تاریک زمانہ گزرا ہے کہ نہ یہاں کوئی سلطنت قائم ہوسکی اور نہ اخوت و مساوات باقی رہی۔

منو مہاراج کی تعلیم

اس وقت ہم کو اس سے بحث نہیں، کہ ویدوں کے زمانہ کے عام اخلاق کیا تھے؟ اور نہ ہم کو یہاں ان کی خوبی یا بُرائی بیان کرنا مقصود ہے، لیکن اچھے اور بُرے کی، کھرے اور کھوٹے کی، عمدہ اور خراب کی تمیز اپنی اضداد ہی سے ہوا کرتی ہے و ضد ھا تتبین الاشیاء۔ اس لئے ضروری ہے کہ ویدوں کی اخلاقی تعلیمات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے آگے بڑھیں، ہندو مذہب کے روشن پہلو اور ہندو قوم کے قابل تعریف اخلاق کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ انسان جو قوائے ملکیہ اور بہیمیہ سے مرکب ہے تارک الدنیا بن کر تمام علائق دنیوی کو توڑ کر جنگلوں، پہاڑوں اور غاروں کی عمیق گہرائیوں میں تنہا ہو کر اپنی زندگی گذارے، اسی وجہ سے ہندوستان کی قدیم تاریخ میں کسی جگہ مذہبیت اور جمہوریت کی کوئی قابل تذکرہ مثال نہیں ملتی۔ ہندوؤں کی چھوت چھات اور شودر، ویش چھتری برہمن کی تقسیم نے ان کے سیاسی، اخلاقی، روحانی تنزل پر غیر معمولی اثر ڈالا، بلکہ ان کے تنزل کا اصل راز صرف اسی میں مضمر ہے ہندوستان کے مقنن اعظم منو مہاراج نے اپنے شاستروں میں برھمنوں کا اقتدار بڑھانے اور شودروں کے حقوق پامال اور بالکل برباد کرنے کے لئے ایسے سخت سے سخت قوانین بنائے اور ان سے بڑھکر بنی نوع انسان پر شاید ہی کوئی ظلم ہوا ہو، اس پر طرہ یہ کہ وہ ایسے قوانین بنا کر بھی مقنن اعظم مشہور ہوئے، اور ہندوستان کی تاریک ذہنیتوں نے اس عظیم الشان خطاب کا ان کو مستحق بھی سمجھا، قوانین منو کے لحاظ سے شودر جہنمی غلام ہیں ان کا طبعی حق غلامی ہے مالک کے آزاد کر دینے پر بھی وہ آزاد نہیں کہلا سکتے، اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کیلئے ان کا چھونا تو کجا سایہ بھی ناپاکی کا باعث ہے یہ شودر جن کی اس طرح مٹی پلید کی گئی تھی وہ قوم تھی وہ آریوں سے پیشتر ایران کی طرف سے ہندوستان آکر اسی ملک میں اپنی زندگی آزادانہ بسر کرتی تھی اور وہ چاہتی تھی کہ . . . .

کسی قسم کا کمال ہندوستان کے اصلی باشندوں کے ہاتھ میں نہ رہے اور اس غرض کے پورا کرنے کیلئے ہر قسم کے جور وجفا کو استعمال کیا، اور آج تک کر رہی ہے، ——— آریوں نے جب شودروں کو مغلوب کر کے اپنا محکوم بنالیا، تو انھوں نے ان کو اپنے علوم، اپنی تہذیب اپنے کمالات اور اپنے اخلاق سکھانے نہ چاہے بلکہ ہر اعتبار سے ان کو پست و ذلیل ہی رکھنا چاہا، آریوں اور مہذب یورپینوں کے درمیان اس امر میں صرف اتنا فرق تھا، کہ یورپینوں نے عام نفع رسانی اور ترقی کے پردے میں چھپ کر کالی قوم کو اور آریوں نے علی الاعلان ایسے قوانین کو مذہبی امور بنا کر ان کی تذلیل کیلئے بالمواجع کیا، اور شودر کا خطاب دے کر ان سے اس طرح خدمت لی جس طرح کوئی انسان کسی حیوان سے لیتا ہے چنانچہ اس کے متعلق منو شاستر کے وہ ابواب جو برہمنوں اور شودروں کے حقوق کو واضح اور متعین کرتے ہیں کافی سے زیادہ شہادت دے رہے، منو شاستر کی رُو سے برہمن کا کام شاستر پڑھنا اور پڑھانا، یگ کرنا، یگ کرانا، اعلیٰ ذاتوں کی پرستش کرنا اور تحائف لینا تھا، یہ خود دیو اور ان کی عورتیں دیویاں کہلاتی تھیں، کوئی شودر اگر پکی ہوئی روٹی کو چھو دیتا تو وہ نجس سمجھی جاتی، مردوں کے مقابلہ میں عورتیں خواہ وہ کسی ذات کی ہوں، بالکل ذلیل تھیں، شودر کو وید سننے کی اجازت نہ تھی اگر بلا ارادہ اس کے کان میں وید پڑھنے کی آواز چلی جاتی تو اسکو نہایت تکلیف دہ صورت سے بہرہ بنادیا جاتا تھا، دنیا میں کوئی چیز شودر کی ملکیت میں نہ بن سکتی تھی، برہمن بڑے سے بڑا جرم کرنے کے باوجود بھی قابل کشتنی نہ تھا، منو شاستر کے پانچویں باب میں صاف صاف بیان کیا گیا تھا کہ شودر کو جھوٹا کھانا، پُرانے کپڑے پہننا اور نکما اسباب رکھنا چاہیئے، اگر کوئی شودر برہمن کے متعلق کوئی بُرا لفظ استعمال کرے تو اس کی زبان کاٹ لینی چاہیئے اس لئے کہ وہ نیچی ذات کا آدمی ہے۔

آٹھویں باب میں مذکور ہے کہ اگر اعلیٰ ذات کے آدمی کے برابر اس کے ساتھ نیچی ذات کا آدمی بیٹھے تو اس کی پیشانی پر داغ لگاکر اس کو جلاوطن کر دینا چاہیئے، یا راجہ اس کی پیٹھ میں سے ایک حصہ گوشت کا کاٹ ڈالے، کوئی برھمن اگر کسی شودر کو بلا وجہ قتل کر ڈالے تو اس کے قصاص میں برہمن کو قتل نہ کیا جائے گا، زیادہ سے زیادہ اس کو جرمانہ ادا کرنا پڑے گا جب شودر لوگ کسی راستہ یا گلی یا کوچہ سے گذریں تو ان کے لئے لازمی تھا کہ وہ ایک خاص قسم کی آواز دیتے جائیں تاکہ اعلیٰ ذات کے لوگ خبردار ہوکر بچ جائیں، اور شودروں کا ان پر سایہ نہ پڑے غرض اسی قسم کے بہت سے قوانین تھے جن کا کچھ مٹا ہوا نشان آج تک بھی جنوبی ہند کے ہندوؤں میں پایا جاتا ہے منو شاستر کی رُو سے مشترکہ خاندان کی عورتیں وراثت سے قطعاً محروم ہیں باپ کے تمام ترکہ کے مالک بیٹے ہوتے تھے، اور بیٹیاں محروم الارث تھیں، الغرض منو کے قوانین کے لحاظ سے ہندوستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ حکماً مجبور ہے کہ اپنی زندگی وحشیانہ طریقہ پر گزارے اور اس کے ساتھ نہایت ظالمانہ برتاؤ کیا جائے، ہندوؤں کے مذھبی اخلاق کا یہ مختصر نمونہ ہے چشم بصیرت رکھنے والے انسان کو یہ دکھلا رہا ہے کہ ہندوؤں کے مذہب میں اخوت و مساوات انسان کی قطعاً گنجائش نہیں، اور وہ رواداری اور تمدن کا بالکل روادار نہیں، بہت ممکن ہے کہ یہ ناقابل قبول مجموعہ احکام ہی ہندوؤں میں بہت سے ایسے فرقے پیدا ہو جانے کا سبب ہو جو شودروں کے ساتھ رعایت کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں مگر ہندوؤں کے مذھبی علما یعنی برہمن لوگ ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔

عیسائی مذھب اور مساوات

ظہور اسلام سے قبل عیسائی مذہب کی جو حالت تھی اور عیسائیوں نے جس طرح اخوت و مساوات کو پامال کر دیا تھا، اس کے تصور سے سینہ میں دل اور دل میں درد رکھنے والے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، چھٹی صدی عیسوی کے درمیانی حصہ میں قیصر قسطنطنیہ نے یہ حکم جاری کیا تھا، کہ جو شخص بھی کیتھولک مذہب نہ اختیار کرے گا، اس کو سرکاری عہدہ نہ دیا جائیگا، جارڈین کے قیصر نے تیس ہزار یہودیوں کو صرف اس وجہ سے جلا وطن کیا تھا کہ انھوں نے اپنا مذہب حکومت کے رعب سے مرعوب ہوکر بدلنا قبول نہ کیا تھا، یہودی یا غیر کیتھولک مذہب والے عیسائی بھی اپنی کوئی مذہبی رسم قیصر روم کی عملداری میں ادا نہیں کر سکتے تھے ان کی مذھبی کتب جبراً چھین کر جلا دی جاتی تھیں، تمام دنیا کے عیسائی علما سنہ ۵۸۶ء میں اس بات کا فیصلہ کرنے کیلئے جمع ہوئے کہ عورت میں روح ہے یا نہیں، ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ وہ قوم جو آج ——— حق حقوق نسوان کی دعویدار ہے اس کے آباؤ اجداد میں عورت کیا اہمیت رکھتی تھی، اور اس کے جاندار ہونے میں بھی مباحثہ کیا جا رہا ہے بڑے مباحثہ اور بڑی غور و خوض کے بعد یہ بات طے ہوئی کہ عورت

KHILAFAT LIBRARY

میں روح ہے بڑے بڑے پادری، پوپ اور بشپ جنت کے مالک سمجھے جاتے تھے اور ان کے خلاف زبان ہلانا بھی اس کے حق میں موت تھا، امیروں اور مذہبی سرداروں کی خوش طبعی کیلئے عوام کو ہلاک کرنا اور شیروں سے لڑوانا معمولی بات تھی محکوم لوگوں کو جانوروں سے زیادہ مرتبہ حاصل نہ تھا عیسائی، یہودی، مجوسی وغیرہ مذاہب اور ایرانی یونانی وغیرہ قوموں پر اگر نظر کی جائے تو ان کی اخلاقی حالت بھی کوئی ایسی اچھی نظر نہیں آتی ہے، تمام مذاہب واقوام کی حالت کا مفصل تذکرہ کرنا ہم کو مقصود نہیں اسوقت تو صرف ہمکو یہ بیان کرنا ہے کہ اسلام اس معاملہ میں ہم کو کیا تعلیم دیتا ہے۔

اسلام اور مساوات

تعلیمات اسلامیہ پر غور کرنے سے ہر شخص اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ اسلام نسبی اور قومی امتیازات کو بالکل مٹاتا ہے اور تمام بنی نوع انسان کو مساوی درجہ عطا کرتا ہے اسی طرح قانونی حقوق سب کے مساوی ٹھہراتا ہے ہاں اسلام اس بات کا قائل ضرور ہے کہ جو شخص زیادہ با اخلاق، زیادہ باخدا ہوگا اس کی عزت کی جائے، اور جو شخص زیادہ محنت ومشقت کرے، اور زیادہ کمائے وہ عیش پرست اور کاہل نکمے لوگوں کے مقابلہ میں اگر زیادہ دولت اور سامان معیشت کا مالک بنے تو کچھ حرج نہیں۔

قرآنی شہادت

انما المومنون اخوۃ (سورہ حجرات)

مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں

یاایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (حجرات)

لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف اقوام وقبائل بنا دیا تاکہ آپس میں ایکدوسرے کو پہچانو خدا کے نزدیک تم میں سب سے بزرگ اور مکرم وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف ارشاد فرمایا ہے کہ اہل عرب کو اہل عجم پر اس واسطے کوئی فضیلت نہیں کہ وہ عربی ہیں، حضرت بلال رض حبشی غلام تھے جن کو عمر فاروق رض خلیفہ ثانی اپنا آقا کہا کرتے تھے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی غلام ہی تھے لیکن محض ارتقا اور باخدا ہونے کے ان کا بھی صحابۂ کرام کے اعلیٰ طبقہ میں شمار ہوا۔

یاایھا الذین آمنو کونو قوامون

ایمان والو خدا کے واسطے قائم

للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنئان قوم الا ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی (آل عمران)

اور انصاف کے گواہ رہو کسی قوم کی دشمنی اس بات کے باعث نہ ہو کہ تم انصاف نہ کرو، کہ یہ بات تقوی کے قریب ہے۔

واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذاقربی (سورۃ انعام)

جب کہو انصاف کی بات کہو چاہے کسی قرابت دار ہی کو نقصان کیوں نہ پہونچے۔

ان دونوں آیتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوست اور دشمن یگانہ وبیگانہ سب کے ساتھ عدل وانصاف کا حکم ہے، کسی کے ساتھ بھی مطلقاً ناانصافی کی اجازت نہیں، ادھر قوانین منو میں شودر اور برہمن میں کوئی برابری نہیں، ادھر قرآن میں النفس بالنفس الخ فرماکر کامل مساوات قائم کی گئی، دوسرے موقعہ پر کتب علیکم القصاص الخ فرماکر کسی قاتل کے لئے بھی کوئی جائے پناہ نہ رکھی، اگر کوئی سید بھی کسی غلام یا شودر کو قتل کرے گا تو اس سے ضرور قصاص لیا جائیگا، یہی نہیں کہ احکام فقط لکھے ہوئے ہوں اور مسلمانوں کا ان پر عمل نہ ہوا ہو، نہیں بلکہ قرآن کا ایک ایک حرف مسلمانوں کی زندگی کا دستور العمل بن کر رہا ہے ایک دفعہ سفر میں لوگوں نے کھانا پکانے کے لئے کام تقسیم کرلئے، ان سب کے آقا شہنشاہ بھی موجود تھے آپ نے لکڑیاں لانے کا کام اپنے ذمہ لیا، فاروق اعظم بیت المقدس کے سفر میں نمبر وار اونٹ پر سوار کرتے ہیں آخر میں غلام کا نمبر ہوتا ہے کہ شہر شروع ہو جاتا ہے۔ غلام اصرار کرتا ہے مگر آپ نہیں مانتے اور ایک عظیم الشان بادشاہ تیس لاکھ مربع رقبہ کا حاکم اپنے غلام کے اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے شہر میں داخل ہو جاتا ہے، ایک مرتبہ خلیفہ چہارم کو مدعا علیہ بناکر عدالت میں مدعی کے برابر ہوکر کھڑا ہونا پڑا، اسلام میں اکثر ایسے سلاطین گذرے کہ معمولی آدمی کی نالش کر دینے سے شاہ وقت کو قاضی شرعی کی عدالت میں آکر کھڑا ہونا پڑا حضرت معاذ بن جبل ایک مرتبہ سفارت کیلئے تشریف لے گئے، تو آپ نے خلیفہ وقت کے متعلق کہا کہ ہمارا سردار ہم میں کا ایک فرد ہے اگر ہمارے مذہب کی کتاب اور ہمارے پیغمبر صلعم کے طریقہ کی پیروی کرے تو ہم اس کو اپنا سردار باقی رکھیں اور اگر اس کے سوا کسی اور چیز پر عمل کرے، تو ہم اس کو معزول کردیں، اگر وہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹیں، اگر زنا کرے تو سنگسار کریں، وہ ہم میں ایک آدمی کا رتبہ رکھتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رض پر ایک معمولی سی بدگمانی کی وجہ سے مجمع عام میں ایک شخص نے اعتراض کیا اور کہا کہ جب تک آپ پورے سوال کا جواب نہ دیں گے ہم آپ کی تقریر نہ سنیں گے، فاروق اعظم نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو وہاں کے عیسائی رؤسا کو اپنے سامنے بلاکر یہ امان نامہ لکھوایا کہ:-

اسلام کی مذہبی رواداری

یہ امان نامہ وہ ہے جو امیر المومنین رض عمر نے ایلیا والوں کو دیا ہے کہ ان کی جان مال گرجے صلیب بیمار تندرست سب کو امان دی جاتی ہے ان کے گرجاؤں میں سکونت نہ کی جائیگی اور نہ وہ گرائے جائیں گے حتیٰ کہ ان کے احاطوں کو بھی گرایا نہ جائیگا، اور ان کی صلیبوں اور مالوں میں کمی نہ کی جائیگی نہ مذہب کے بارے میں تشدد کیا جائے گا، اور نہ کسی کو نقصان پہونچایا جائیگا، اور آدمیوں میں مصافی (یعنی جنگ جو فوج میں سے) جو شخص شہر سے باہر نکل جائے گا اس کی جان ومال کو امان ہے جب تک وہ کسی محفوظ مقام میں نہ پہونچ جائے۔

اس عہد نامہ پر اپنے سرداران لشکر کے دستخط کرائے تاکہ کسی طرح خلاف ورزی نہ ہو، فاروق اعظم رض کی حکومت تیس لاکھ مربع کے رقبہ پر بھی، اس قدر وسیع سلطنت کے فرمان روا اور اپنے زمانے میں سب سے زیادہ طاقتور شہنشاہ کو کسی شخص نے کسی مرض کیلئے شہد بتایا، آپ کے یہاں شہد نہ تھا اور کسی جگہ سے بھی نہ مل سکا، البتہ بیت المال یعنی سرکاری خزانہ میں شہد موجود تھا لوگوں نے کہا کہ اس کا استعمال کریں، آپ نے فرمایا کہ یہ تو تمام لوگوں کا مال ہے جب تک عام اجازت نہ دیں گے میں ہرگز استعمال میں نہیں لاسکتا۔

یہ ہے اسلام میں انسانی مساوات کا مرتبہ رفیع جس کو دشمنان دین داغدار بنانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ناکام رہتے ہیں ہو (آستانہ بحوالہ منادی)

غریب سے کروڑپتی!

ہنری فورڈ کے دلچسپ حالات

موجودہ دنیا کے غیر سیاسی آسامیوں میں سب سے زیادہ شہرت کا مالک ھنری فورڈ ہے جس کی موٹریں تمام روئے زمین پر

نام کاڈنکا بجاتی پھرتی ہیں مشکل سے کوئی مشرقی باشندہ ایسا ہوگا جس نے ہنری فورڈ یا فورڈ موٹر کار کا نام نہ سنا ہو لیکن ہندوستان میں کم ہی آدمی نکلیں گے، جنھیں اس شہرہ آفاق انسان کی تاریخ حیات، اس کی کامیابی کے راز اور اس کے خیالات کی افتاد کا حال معلوم ہو۔

ابتدائی زندگی:۔ یہ قارون وقت اب سے ۶۶ برس پہلے امریکہ کی ایک جھونپڑی میں پیدا ہوا، اس کے والدین بہت غریب تھے، اور کھیتی کرکے پیٹ پالتے تھے، ہنری ابھی ابتدائی مدرسہ میں تھا کہ صنعتی استعداد اس میں ظاہر ہوگئی،

۱۸۷۵ء میں جبکہ اس کی عمر بارہ برس کی تھی، اس نے بھاپ سے چلنے والی مشین دیکھی، اس مشاہدے نے اسے صنعت کی علمی تعلیم حاصل کرنے پر آمادہ کیا، ۱۷ برس کی عمر میں اس لڑکے نے ایک دُخانی کشتی محض اپنی قابلیت اور کوشش سے تیار کی جو ۱۸۸۳ء میں پہلی مرتبہ امریکہ میں بنائی گئی، یہ اسوقت مٹی کے تیل سے چلتی تھی، اس قسم کی موٹر ہنری فورڈ کو مرمت کیلئے دی گئی اسے دیکھکر اسے خیال پیدا ہوا کہ اعلیٰ قسم کی موٹر تیار کرنی چاہیے، چنانچہ بڑی جدوجہد کے بعد اس نے تھوڑا سا روپیہ جمع کیا اور ایک بہت ہی چھوٹا سا کارخانہ موٹریں تیار کرنے کیلئے قائم کردیا اسی زمانہ میں اس نے شادی کی اور جنگل سے لکڑی کاٹنے کی ایک مشین ایجاد کی۔

ملازمت۔ ۱۸۹۲ء میں ہنری نے اڈیسن برقی کمپنی میں ملازمت کرلی، مگر موٹر بنانے کا خیال اس کے دل پر حاوی ہو چکا تھا، ۱۸۹۳ء میں اس نے اپنی سواری کیلئے ایک قسم کی موٹر تیار کی، اور سب اسے دیکھکر حیرت زدہ ہوگئے، ۱۸۹۶ء میں ایک تیز رو موٹر تیار کی جس میں امریکہ کی تمام موٹروں کو دوڑ میں ہرادیا، اس کامیابی پر اسکی ہمت بڑھ گئی

فورڈ موٹر کمپنی۔ ۱۹۰۳ء میں اس نے بڑے پیمانہ پر موٹر بنانے کا کارخانہ قائم کیا، تھوڑی ہی مدت کے بعد یہ کارخانہ ہر سال ۸۴۲۳ موٹریں تیار کرنے لگا، ذیل کے نقشے سے اس کے کارخانہ کی ترقی کا حال معلوم ہوگا۔

سنہ	کتنی موٹریں تیار کیں
۱۹۰۹ء	۱۸۰۰۰
۱۹۱۰ء	۳۶۰۰۰
۱۹۱۲ء	۱۶۸۰۰۰
۱۹۱۴ء	۳۰۸۰۰۰
۱۹۱۵ء	۵۳۳۰۰۰
۱۹۱۶ء	۷۸۵۰۰۰
۱۹۱۷ء	۸۷۶۰۰۰
۱۹۱۸ء	۹۳۳۰۰۰
۱۹۲۰ء	۱۲۲۵۰۰۰
۱۹۲۱ء	۵۰۰۰۰۰۰
۱۹۲۴ء	۱۰۰۰۰۰۰۰

موجودہ ۱۹۲۸ء میں یہ کارخانہ روزانہ ۷۲۰۰ موٹریں سواری کیلئے اور سالانہ ۱۰۰۰۰۰۰ موٹریں زراعتی کاموں کیلئے تیار کرتا ہے۔

فورڈ کی دولت۔ ہنری فورڈ کتنی دولت کا مالک ہے اس کا صحیح اندازہ مشکل ہے لیکن ۱۹۲۵ء میں اس کی سالانہ آمدنی تیس کروڑ روپیہ تھی اور محفوظ سرمایہ کی مقدار ڈو ارب روپیہ تھی۔

کامیابی کا راز۔ ہنری فورڈ کی اس محیر العقول کامیابی کا راز کیا ہے وہ خود بیان کرتا ہے

"میرا باپ بہت غریب آدمی تھا لیکن اس میں عظیم وصف موجود تھا کہ محنت کا دلدادہ تھا اپنے ہاتھ کی تھوڑی کمائی کو بھی مفت کی دولت سے بہتر جانتا تھا، میرا باپ دانشمند آدمی تھا، اس کے مجھ پر بے شمار احسان ہیں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے میری طبیعت کا فطری رجحان معلوم کیا اور پھر اس کام میں لگادیا جس کی میں صلاحیت رکھتا تھا، اگر دنیا کے تمام باپ میرے باپ کی طرح اپنی اولاد کی میلان طبع فطری استعداد معلوم کرتے تو انسانیت بھی فائدہ اُٹھاتی، تمدن زیادہ وسعت حاصل کرتا، اور زندگی کی بہت سی مصائب کم ہوجاتیں،

نیز کہتا ہے کہ اصلی کامیابی کا راز یہ ہے کہ ہر کام کرنیوالا اپنے کام کے نتیجہ پر نظر رکھے، وہی کام کرے جو نتیجے کام پیدا کرسکتا ہے فائدہ کا خیال سب سے آخر میں ہونا چاہئے کیونکہ فائدہ کام کے شروع میں نہیں آخر میں ہی حاصل ہوسکتا ہے"

KHILAFAT LIBRARY

اسلام تشدد اور تلوار کی ذریعہ نہیں پھیلا

سر پی سی رائے کی تقریر

لاہور ۲۲ر دسمبر آج چھ بجے شام وائی ایم سی اے کے ہال میں سر پی سی رائے نے "مذہب اسلام کا ہندوستانی تہذیب پر اثر" کے موضوع پر تقریر کی ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر جلسہ تھے۔

سر پی سی رائے نے اپنی تقریر میں بتلایا کہ زمانہ قدیم میں مذہب کس طرح جاوا، سماٹرا اور دیگر ممالک میں پھیلا، اور کس طرح بدھ مذہب اور بعد میں ذات پات کے طوق نے اس پر تسلط جمالیا، چند مذاہب دنیا کا ذکر کرتے ہوئے سردار صاحب نے کہا کہ گرونانک یا کبیر وغیرہ جنھوں نے مذاہب کا پرچار کیا، خدا کے نزدیک یکساں ہیں، اسلام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مذہب اسلام مساوات کا عملی نمونہ بہم پہنچاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج کل بھی یہ مذہب تمام دنیا میں روزافزوں ترقی کر رہا ہے یہ غلط ہے کہ اسلام دنیا میں تشدد اور تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا گیا، بلکہ اس میں اور بے شمار خوبیاں ایسی ہیں جنھوں نے طالبان حق کے دلوں پر گہرا اثر کیا، اخیر میں آپ نے ہندو مسلم اتحاد کی تائید کی، اور کہا کہ اب وقت ہے کہ ہندو اور مسلمان اپنے اختلافات کو دور کرکے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں

علامہ سر محمد اقبال نے سر پی سی رائے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں لوگوں نے ابھی تک اسلام کو نہیں سمجھا، مغلیہ خاندان نے ہندوستانی تہذیب و تمدن کو بلند تر کرنے میں نمایاں حصہ لیا، آپ نے فرمایا، ہندوستانی تہذیب ابھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچی، ہندوستان کو اس وقت سر پی سی رائے جیسے لوگوں کی سخت ضرورت ہے اس وقت تک ہندوستانی تہذیب پر مغربی تہذیب کا اثر نہیں ہوا، ایک وقت آئیگا کہ تمام دنیا میں ہندوستانی تہذیب کا دور دورہ ہوگا۔ (انقلاب ۲۴ر دسمبر)

امام شافعی کے اقوال و ارشادات

(۱) نماز نافلہ سے طلب علم بہتر ہے۔

(۲) جو شخص طالب دنیا ہے اسے بھی علم سیکھنا چاہئے اور جو شخص خواہان آخرت ہے اسے بھی علم سیکھنا چاہئے۔

(۳) ادائے فرائض کے بعد قرب الٰہی کے حصول کا سب سے افضل طریقہ تحصیل علم ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

(۴) علم کا مزہ اس کو آتا ہے جس نے تنگدستی میں علم سیکھا ہو، فرمایا، طالب علمی میں میری یہ حالت تھی، کہ مجھے کاغذ بہ مشکل دستیاب ہوا کرتا تھا،

(۵) طالب علم کو گہرے فکر اور وقت فہم سے علم سیکھنا چاہئے تاکہ علم کی باریک باریک رموز سے محروم نہ رہے۔

(۶) جس شخص کو محبت علم نہیں اسے دوست مت بناؤ۔

(۷) علم کی زینت ورع اور حلم ہیں۔

(۸) عالم کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جس شے سے زہد کا حکم دیا، وہ اس کا راغب ہو، اور جس شے سے رغبت کا حکم دیا وہ اسی سے زہد کرے۔

(۹) علماء کا فقر اختیاری ہوتا ہے اور جہال کی تنگدستی اضطراری۔

(۱۰) علم میں نمود و ریا کا نتیجہ سنگدلی اور کینہ توزی ہے۔

(۱۱) افسوس لوگ اس سورۂ قرآنیہ سے کس قدر بے خبر ہیں والعصر ان الانسان لفی خسر۔

(۱۲) فرمایا کرتے تھے، میں نے غسل جمعہ کبھی ترک نہیں کیا، سفر ہو یا حضر۔

(۱۳) فرمایا کرتے تھے، میں نے اللہ کی قسم کبھی نہیں کھائی نہ سچی نہ جھوٹی۔

(۱۴) فرمایا کرتے تھے، کہ ۱۶ سال سے میں نے کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھایا، ایک روایت میں ۲۰ سال کا لفظ ہے۔

(۱۵) فرمایا کرتے، زاید از ضرورت دنیا کی تلاش ایک عذاب ہے جو اہل توحید پر دنیا میں مسلط کیا جاتا ہے۔

(۱۶) جس پر محبت دنیا غالب ہو وہ اہل دنیا کا غلام ہے۔

(۱۷) ان سے پوچھا گیا کہ آپ ابھی مضبوط ہیں پھر ہر وقت عصا لے کر کیوں چلتے ہیں۔ فرمایا، اس لئے کہ یاد رہے کہ میں مسافر ہوں

(۱۸) فرمایا، دنیا اور آخرت کی بھبودی ان پنجگانہ خصائل میں ہے ۱۔ استغنا النفس، ۲۔ ایذا رسانی سے نفرت ۔ ۳۔ کسب حلال ۴۔ لزوم تقویٰ، ۵۔ جملہ حالات میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد۔

(۱۹) فرمایا، ناداری و تنگ دستی سے میں کبھی پریشان نہیں ہوا

(۲۰) ربیع کو بطور نصیحت فرمایا، اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو روشن فرمائے، تو اسے لازم ہے کہ (ا) غیر ضروری گفتگو سے بچا کرے (ب) معاصی سے دور رہے (ج) کوئی ایسا عمل کرے جس کا علم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو نہو۔

(۲۱) غیر ضروری کلام سے بچو، تکلم کے بعد تمہاری گفتگو مالک بن جاتی ہے پہلے وہ تمہاری مملوکہ تھی۔

(۲۲) تم اپنی مساعی سے سب کو خوش نہیں کر سکتے لہٰذا کل میں صرف اخلاص کے خواہاں رہو۔

(۲۳) انسان کی تادیب و تربیت وحوش کی تادیب و تربیت سے زیادہ کٹھن ہے۔

(۲۴) عاقل وہ ہے جس کی عقل اسے فعل مذموم سے روک لے،

(۲۵) اگر میں آج کل بھی شعر کہا کرتا، تو مروت کا مرثیہ لکھتا،

(۲۶) مروت کے اربعہ عناصر یہ ہیں (۱) حسن الخلق (۲) سخا (۳) تواضع (۴) ایثار۔

(۲۷) دُنیا میں انسان صرف چار خصائل سے مکمل ہو سکتا ہے (۱) دیانت (۲) امانت (۳) صیانت (۴) متانت۔

(۲۸) چالیس سال سے میں شادی شدہ لوگوں سے تزویج پر اُن کی رائے دریافت کیا کرتا ہوں، سب کو شاکی ہی پایا

(۲۹) صداقت محبت یہ ہے کہ عذر قبول کیا کرو، بوقت حاجت اُس کی مدد کیا کرو، اور اس کی لغزشوں پر خاک ڈالو۔

(۳۰) محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ پیارے کا پیارا بھی تم کو پیارا ہو۔

(۳۱) احباب دلی کی مصاحبت کے برابر کوئی خوشی نہیں، اور ان کے فراق کے برابر کوئی الم نہیں۔

(۳۲) وثوق محبت کی بنیاد پر کسی دوست کا حق ادا کرنے میں تقصیر نہ کیا کرو۔

(۳۳) احسان کرنے والا تجھ قیدی بناتا ہے اور جفا کرنے والا تجھ آزاد چھوڑتا ہے۔

(۳۴) جو کوئی تیرے پاس دوسرے کی غیبت کرتا ہے وہ تیری غیبت دوسرے کے پاس کریگا۔ امام کے اصل لفظ کتنے مختصر اور فصیح ہیں من نم لک نم بک، سعدی نے اسی کا ترجمہ کیا ہے

ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بے گمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

(۳۵) تواضع سے محبت پیدا ہوتی ہے اور قناعت سے راحت ملتی ہے۔

(۳۶) زاہد دنیا اور راغب آخرت بن کر رہو تم بھی نجات یافتہ لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

(۳۷) خندہ روئی سے بُرے لوگ بھی مصاحب بن جاتے ہیں اور ترش روئی سے عداوت پیدا ہوتی ہے، لہٰذا درمیانی حالت بہتر ہے۔

(۳۸) بے حیا کی صحبت قیامت کے دن باعث ننگ و عار ہوگی۔

(۳۹) تکمیل ایمان کا حصر تین امور پر ہے (۱) امر بالمعروف اور خود بھی اس پر عمل کرنا، (۲) نہی عن المنکر اور خود بھی بچے رہنا، (۳) حدود الٰہی کی نگہداشت۔

(۴۰) استحقاق سے کسی کی عزت کرنا خود اپنے آپ کو اتنا ہی گرا لینا ہے۔

(۴۱) شرفا سے میل جول رکھو، شریف سمجھے جاؤ گے کمینہ لوگوں سے مت ملو کہ کمینہ سمجھے جاؤ گے۔

(۴۲) کان لگا کر اچھی بات سننے والا حاکی بن جاتا ہے یعنی وہ دہرا سکنے کا اہل ہو جاتا ہے، اور دل لگا کر بات سننے والا داعی بن جاتا ہے، بات کو دلنشین کر لیتا ہے، سنی بات پر عمل کرنے والا ہادی بن جاتا ہے۔

(۴۳) بلند قدر وہ ہے جو اپنے آپ کو اونچا نہ کھینچے اور اہل فضل وہ ہے جو اپنی فضیلت پر ناز نہ کرے۔

(۴۴) اخلاق جمیلہ کی زکوٰۃ یہ ہے کہ دوسرے کے پاس کسی درماندہ کی سفارش کر دیا کرو۔

(۴۵) کسی کی خطا پر مت ہنسو، اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کو خطا سے بچائے گا۔

(۴۶) بڑی ذلت کسی شریف کا کمینہ کے سامنے ذلیل بننا ہے یا مرد کا عورت کے سامنے اس کا مال اڑانے کیلئے گڑگڑانا ہے

(۴۷) اگر قاضی فقیہہ نہیں تو وہ چور ہے۔

(۴۸) مردانگی احرار کا زیور ہے۔

(۴۹) بطلان کو اپنی زینت بنانے والا جلد رسوا و خوار ہو جاتا ہے۔

(۵۰) اللہ کے احکام کو صحیح سمجھنے والا ہی نجات پاتا ہے اور دین کی حفاظت کرنے والا ہی بیدینی سے بچ سکتا ہے۔

(۵۱) عمل کثیر چاہئے اور امل قصیر۔

(۵۲) رزق الٰہی پر راضی رہو۔

(۵۳) اپنے دل کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی جانب لگائے رکھو۔

KHILAFAT LIBRARY

ہندوستان پر مسلمانوں کا احسان

تمھیں لے دے کے ساری داستان میں یاد ہے اتنا
کہ عالمگیر ہندوکش تھا، ظالم تھا، ستمگر تھا

ہم علامہ شبلی مرحوم کے اس شعر میں اتنی ترمیم کرنے کے معذرت خواہ ہیں کہ داستان کا یہ ٹکڑا جو ہمارے برادران وطن کو یاد رہ گیا ہے محض اتفاق سے نہیں یاد رہ گیا ہے بلکہ انھیں مسلسل اور متواتر ڈیڑھ سو برس تک یاد کرایا گیا ہے، اور یہ صرف عالمگیر ہی تک محدود نہیں بلکہ اکثر ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کی نسبت ایسے ہی سبق پڑھائے گئے ہیں، مگر تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے جو اصلی رخ ہے اس پر بھی بعض اہل نظر مورخین کی نظر پڑ گئی ہے حال میں ہندوستان کے مشہور مؤرخ سر جادو ناتھ سرکار سابق وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کا پُر از معلومات مضمون عنوان مندرجہ بالا سے معزز معاصر روزنامہ "امرت بازار پتر کا" کلکتہ میں شائع ہوا ہے، اور ممدوح نے مؤرخانہ نظر سے یہ ثابت کیا ہے کہ انگریزی مدارس میں جو مسلم کش تاریخیں زیر درس ہیں، محض وہی حقائق کی ٹھیکیدار نہیں، بلکہ خلاف ازاں مسلمانوں نے ہندوستان پر مسلسل احسانات کئے ہیں جن کی اجمالی فہرست درج ذیل ہے:۔

(۱) بیرونی دنیا سے ہندوستان کو روشناس کرانا، ہندوستان کی بحری تجارت اور بیڑہ کو از سر نو زندہ کرنا، جس کا حکومت چولا کے بعد خاتمہ ہو چکا تھا،

(۲) ہندوستان کے اکثر و بیشتر حصوں میں کامل امن و سکون کا پیدا ہونا خصوصاً کوہ بندھیاچل کے شمالی حصے میں۔

(۳) تمام ملک میں اس طرح کے نظام حکومت کو رائج کر کے ملک میں اتحاد پیدا کرنا۔

(۴) بلا تفریق مذہب و ملت شرفا کے لباس کو یکرنگ بنانا۔

(۵) ہند شرقی (ہندو اسلامی) فن تعمیر کی بنا ڈالنا، شال کمخواب ململ، جامدانی، کی صنعت کا پیدا کرنا،

(۶) تمام ہندوستان کی ایک عام زبان بنانا جسے ریختہ یا ہندوستانی کہتے تھے، منشیانہ نثر نویسی کی ابتدا جس کے واضع ہنود فارسی دان منشی تھے،

(۷) سلطنت دہلی کے زیر سایہ امن و سکون کی بدولت صوبہ کی زبانوں کو فروغ ہونا اور دینا۔

(۸) وحدت الوجود کے مذاہب کا پیدا ہونا، تصوف کو غلبہ حاصل ہونا

(۹) ہندوستان کے اندر تاریخ نویسی کا مذاق پیدا کرنا۔

(۱۰) امن و حرب کے فنون کو ترقی دینا۔

یہ ایک فہرست ہے اجمالی، لیکن ہمارے ہائی سکول کی کوئی تاریخ اٹھا لیجئے . . . . پھر ہمیں یہی معلوم ہوگا، کہ ہندوستان کے مسلمان بادشاہ نہ ہندوستان کے باشندے تھے، نہ مسلمان تھے نہ بادشاہ تھے بلکہ ہمیں تو ان کی آدمیت اور انسانیت میں بھی شبہ ہونے لگتا ہے، لیکن جب ہم ان انگریز مؤرخوں کے ماخذ کی طرف نظر اٹھاتے ہیں تو کچھ اور ہی نقشہ دکھائی دیتا ہے اور یہ راز افشا ہو جاتا ہے کہ ہندوستان کے ابتدائی درجوں میں جو تاریخیں پڑھائی جاتی ہیں، ان کا مقصود تاریخ کی تعلیم نہیں بلکہ خاص رنگ کا پروپیگنڈا ہے کیونکہ جس ذمہ دار . . . . نہ ہر کی تحریر اٹھا کر دیکھئے، آپ کو معلوم ہو جائیگا، کہ سب کچھ اس لئے ہے کہ ہندو مسلمان کبھی ایک نہ ہونے پائیں . . . .

. . . . لیکن یہ راز عرصہ تک پردہ خفا میں نہ رہا۔ جس طرح کوئی راز ہمیشہ پردے میں نہیں رہ سکتا اور ہندوستان میں ایسے بھی مدبر اور مؤرخ پیدا ہو گئے۔ جنھوں نے صدق دل سے ان احسانات کا اعتراف کیا، جو ہندوستان پر اسلامی حکومت نے کئے، مسز اینی بیسنٹ نے اپنے ایک لیکچر میں تقریباً انہی خیالات کا اظہار کیا تھا، جسے آج سر جادو ناتھ سرکار نے قلمبند کیا، بنگال کے بلکہ ہندوستان کے مشہور محب وطن اور سائنس دان ڈاکٹر سر پی سی رائے ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ ہندوؤں کو مسلمانوں کے احسانات کا اعتراف کرنا چاہیئے،

ہم اس اعتراف کے تو اتنے خواہاں نہیں لیکن یہ امر اپنے ہموطنوں کے ذہن نشین کرا دینا چاہتے ہیں، کہ مسلمان ہندوستان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں، اور بحیثیت مسلمان حب وطن کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

واقعات سعادت آیات

حیات نبوی کے چند واقعات کی تاریخوار فہرست

ولادت	۳۰ر اپریل ۵۷۱ء
یثرب کا سفر	بعمر چھ سال۔

حضرت آمنہ کی وفات ۵۷۷ء (مقام ابوا میں جو جحفہ سے ۲۲ میل پر واقع ہے۔

حضرت عبد المطلب کی کفالت	بعمر ۸ سال
بکریاں چرانے کا آغاز	بعمر دس بارہ سال
شام کا سفر	بعمر ۱۲ سال
تزویج خدیجہ	بعمر ۲۵ سال
غار حرا میں عبادت	بعمر ۳۹ سال
رویائے صادقہ سے نبوت کا آغاز	بعمر ۴۰ سال
دعوت اسلام کا آغاز	بعثت سے دو برس بعد
ہجرت حبش	سنہ ۵ نبوی
حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کا اسلام	سنہ ۵ ،،
شعب ابو طالب میں محصور ہونا۔	محرم سنہ ۷ ،،
طائف کا سفر اور واپسی	سنہ ۱۰ ،،
اہل مدینہ کی آنحضرت سے ملاقات	سنہ ۱۰ ،،
اہل مدینہ کی دوبارہ آمد اور اسلام اور بیعت اولیٰ	سنہ ۱۱ ،،
اہل مدینہ کی تیسری آمد اور اسلام اور بیعت ثانیہ	سنہ ۱۲ ،،
صحابہ کی ہجرت مدینہ	سنہ ۱۲ ،،

سنہ ۱ ہجری۔ حضرت علیؓ کو امانتیں سپرد کرنا، ہجرت مدینہ اذان کی ابتداء، اور رکعات نماز، مدینہ کے یہودیوں سے معاہدہ،

سنہ ۲ ہجری، تحویل قبلہ، قبائل سے معاہدہ، حلفائے قریش کا حملہ، غزوہ بدر، غزوہ سویق، روزہ کی فرضیت، غزوہ بنی قینقاع،

سنہ ۳ ہجری۔ غزوہ احد، حضرت امام حسنؑ کی ولادت، حضرت حفصہؓ سے نکاح،

سنہ ۴ ھ۔ حضرت زید کی شہادت، امام حسینؑ کی ولادت حضرت ام سلمہؓ کا نکاح، شراب کی تحریم،

سنہ ۵ ہجری، انمار اور ثعلبہ کی تیاری اور فرار، غزوہ بنی مصطلق حضرت جویریہ کا واقعہ، واقعہ افک، واقعہ خندق، بنو قریظہ کی معاہدہ شکنی منافقین کی جنگ سے علیحدگی، ایک مہینہ تک مدینہ کا محاصرہ، کفار کا مدینہ پر عام حملہ، حضرت زینبؓ سے نکاح، پردہ کا حکم،

سنہ ۶ ہجری۔ صلح حدیبیہ، بیعت رضوان، سورۃ فتح کا نزول، قیصر روم، خسرو پرویز ایران، عزیز مصر، کے نام دعوت اسلام کے خطوط، حضرت ام حبیبہؓ سے نکاح، رئیس غسان کی برہمی اور حملہ کی تیاری، خالد بن ولید اور عمرو بن العاص کا اسلام لانا،

سنہ ہجری۔ غزوہ خیبر، خاتونوں کی فوج میں شرکت۔

سنہ ۸ ہجری۔ غزوہ موتہ، غزوہ الفتح، ابوسفیان کا اسلام لانا، فتح مکہ اور بت شکنی، غزوہ حنین، طائف کا محاصرہ، حضرت زینب رضؓ کا انتقال،

سنہ ۹ ہجری۔ واقعہ ایلار، غزوہ تبوک، حج الاسلام اور اعلان برأت، زکوٰۃ کا حکم نازل ہونا، جزیہ کا آغاز، سود کی حرمت، نجاشی کی وفات اور جنازہ کی غائبانہ نماز۔

سنہ ۱۰ ہجری۔ حجۃ الوداع، خطبہ نبوی، اور اصول شریعت کا اعلان۔

سنہ ۱۱ ہجری آنحضرت صلعم کا آخری خطبہ، وفات ؛

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس

——— پچھلے دنوں ——— آل انڈیا مسلم لیگ لاہور کی کونسل کا ایک نہایت اہم اجلاس لیگ کے صدر سر میاں محمد شفیع کی کوٹھی پر منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی :۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل اس تجویز کو کہ نظام حکومت ہند کے مسئلہ کا بالاتفاق تصفیہ کرنے کی غرض سے ہز میجسٹی کی حکومت برطانی ہند اور ریاستہائے ہند کے نمائندوں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے دور اندیشانہ تدبر کا فعل تسلیم کرتے ہوئے اس اپیل پر گرمجوشی سے توثیق و تصدیق کی مہر ثبت کرتی ہے جو اس لیگ کے صدر اور دیگر مقتدر ارکان نے ہز ایکسلنسی وائسرائے کے تاریخی اعلان کی اشاعت کے موقعہ پر کی تھی، کہ لندن کی مجوزہ کانفرنس میں ہندوستان کے نمائندوں کو ایک متحدہ محاذ پیش کرنے کے قابل بنانے کے لئے فرقہ وار اختلاف کا تصفیہ کرنے کے وطن پرستانہ مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے ہندوستان کی تمام جماعتوں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے،

نیز یہ کونسل نیشنل لبرل فیڈریشن کی اس تجویز کا پرتپاک خیر مقدم کرتی ہے کہ بہت جلد تمام غیر کانگرسی جماعتوں کی ایک کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے تاکہ ان میں اتفاق و اتحاد پیدا کر کے فرقہ وار اختلافات کا مصالحانہ تصفیہ کیا جائے، اور فیڈریشن کو یقین دلاتی ہے کہ وہ اس وطن پرستانہ تحریک کو پوری طرح کامیاب بنانے کے لئے تہ دل سے اس کی امداد کرے گی۔

سابق شاہِ افغانستان تاجر کی حیثیت میں

افغانستان کا سابق امیر امان اللہ جو ان دنوں یوروپ میں مقیم ہے ایک سوداگر کی زندگی بسر کر رہا ہے اس کے پیرس اور امریکہ کے دلالوں کے ساتھ ٹیلیفون پر سودے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک روز جب وہ ہوٹل میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا، تو اسے پتہ لگا کہ مال کا بھاؤ بڑھ گیا ہے امان اللہ اسی وقت اپنی جگہ سے اٹھا، اور ٹیلیفون پر کہا کہ میرا فلاں مال فروخت کر دیا جاوے، بعد ازاں باتوں باتوں میں بتایا کہ اس نے اپنے دوسرے سفر یوروپ کے اخراجات نکال لئے یعنی وہ بمبئی سے معہ کنبہ ایک خاص جہاز میں سفر کر سکتا ہے یہی نہیں بلکہ ۲۷ اشخاص اور ۱۸ ٹرنک ہمراہ لیجا سکتا ہے

امان اللہ خان کی دور اندیشانہ تجارت

امان اللہ خاں کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک دور اندیش سوداگر ہے کہا جاتا ہے کہ اب وہ قریباً پانچ کروڑ ڈالر کا مالک ہے ملکہ ثریا کی زیورات ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی مالیت کے ہوں گے، لندن، پیرس اور قاہرہ میں ملکہ ثریا کو ایسے قیمتی زیورات میں ملبوس دیکھکر لوگ حیران رہ جاتے ہیں، تخت چھوڑنے کے بعد امان اللہ اور ثریا کو کچھ عرصہ کیلئے بُرا معلوم ہوا، مگر آہستہ آہستہ امید کی شعاعیں نکلتی آرہی ہیں گذشتہ سفر یوروپ کے دوران میں وہ یوروپ کتنا ہی قیمتی مال اور نقد روپیہ چھوڑ آئے تھے جو انھیں بالکل صحیح سلامت حالت میں مل گیا اب پھر یوروپ جاکر اس روپے کو چھ فیصدی شرح پر بڑھایا جا رہا ہے، اس کے علاوہ انھوں نے کسی نہ کسی طرح ۲ کروڑ ڈالر بچالئے ہیں، امان اللہ سان ریمو میں سر باسل زہارف یورپ کے مشہور لکھپتی کے بنگلہ میں رہتے ہیں، یہ شخص بڑا پر اسرار ہے اور اس نے بادشاہوں کو بنانے اور بگاڑنے میں بڑا بھاری حصہ لیا ہے سر باسل کی جونائیس کے نزدیک رہتا ہے امان اللہ کے ساتھ اتنی گہری دوستی ہے کہ وہ امان اللہ کا مالی اور تجارتی مشیر بنا ہوا ہے۔

جب پچھلے دورہ میں آپ یوروپ میں تھے تو انھوں نے خیال ظاہر کیا تھا، کہ بادشاہ بننا کوئی فائدہ نہیں رکھتا، تجارتی آدمی کئی بادشاہوں کو بنا اور تباہ کر سکتا ہے کیونکہ افغانستان میں جو دقیانوسی مسلمان آباد ہیں، وہ اسکی آزاد خیالی کے خلاف بغاوت کر دیں گے، یوروپ میں امان اللہ کی تجارتی قابلیت کا چرچا ہو گیا ہے،

سنہ ۱۹۲۸ء میں جب امان اللہ یوروپ میں شاہی دورہ کر رہا تھا اس کو خبریں موصول ہوئیں کہ افغانستان کے مُلّا اس کیخلاف پراپیگنڈا کر رہے ہیں، ثریا بیگم کی تصویریں جو پیرس کے اخبارات میں شائع ہوئیں، افغانستان کے جاہل مسلمانوں میں بانٹی گئیں اس خطرہ کو محسوس کر کے امان اللہ ثریا بیگم کے زیورات (قیمتی ایک لاکھ روپے کے) برلن میں چھوڑ آئے تھے، اب وہ واپس حاصل کر لئے ہیں، امان اللہ خان کا ارادہ ہے کہ ان افغان سرداروں کو جو اس وقت اس کے وفادار ہیں، انھیں اپنی تجارت میں شامل کر لے، چنانچہ پشاور کے سابق تجارتی ایجنٹ کو ایک تار بھی دیا تھا کہ وہ روما چلا آئے ؛ (پرتاب)

——— افغانستان کو ریلوے کے ذریعہ ادھر ہندوستان اور ادھر روس اور ایران کے ساتھ ملا دینے کی سکیم زیر غور ہے اس سکیم پر عمل ہونے سے بمبئی سے کیلے (فرانس) تک ریلوے سفر کیا جا سکے گا،

KHILAFAT LIBRARY

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے

ماں بچہ کی نگہداشت :۔ گھر گھر بچوں کی اور زچاؤں کی خرابی صحت نے کہرام مچا رکھا ہے یہ کتاب ان غموں کو دور کرنے میں سچ مچ تعویذ کا کام دیتی ہے آپ ضرور منگائیں، دوسرا ایڈیشن قیمت چھ آنے (۶)

رفیق زمیندار، بلکہ ہر شخص کا بہترین رہبر، گاؤں میں رہنے والوں کیلئے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے طرح طرح کی بیماریوں سے بچنے، روپیہ پیسہ جوڑنے مویشی پالنے اور انکی بیماریوں کو دور کرنے بچوں کو پڑھنے پڑھانے وغیرہ کے طریقے لکھے گئے ہیں، شہر والوں کے لئے بھی یہ مضامین کار آمد ہیں حکومت عالیہ پنجاب نے اسکی ڈیڑھ ہزار جلدیں دیہاتی کتبخانوں کیلئے خریدی ہیں دوسرا ایڈیشن قیمت ایک روپیہ ۸

روح القرآن :۔ اسلامی انجمنوں، واعظوں، مبلغوں اور مضمون نگاروں کے کام کی چیز ہے، سات سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ، قرآن پاک کی مضامین کی ترتیب وار ایسی فہرست تیار کی گئی ہے جو آپکو اور کہیں نہیں ملیگی، کوئی مضمون نہیں چھوڑا، ذرا سی دیر میں آیت ملجاتی ہے سورہ وار الفاظ خلاصہ مضمون اور شانہائے نزول اور سورتوں کے خواص درج کئے گئے ہیں غرضیکہ دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے ہر چیز خاص ترتیب سے لکھی گئی ہے ضخامت ۳۰۰ صفحے لکھائی چھپائی دیدہ زیب، قیمت دو روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار

یہ کتابیں مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی کی تصنیف ہیں۔

ملنے کا پتہ :۔ مولوی محمد قمر پبلشر، سرمایہ اطفال، گڑگانوہ (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

وصیت نمبر ۳۰۶۹

میں احمد دین ولد مبارک قوم ورک عمر ۵۲ سال ساکن آہنبہ ڈاکخانہ بھکھی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۴/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں بیان کرتا ہوں کہ میری جائداد بصورت اراضی سینتالیس گھماؤں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ضلع گورداسپور کرتا ہوں اگر میری وفات کے وقت کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ہوگی، اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کردوں تو وہ رقم حصہ وصیت سے منہا کردیجائیگی۔ العبد نشان انگوٹھا موصی احمد دین ولد مبارک ساکن آہنبہ ضلع شیخوپورہ، گواہ شد عبد الغفور ولد امیر الدین احمدی قادیان گواہ شد۔ سید لال شاہ احمدی سکرٹری تبلیغ، میران پور ضلع شیخوپورہ۔

وصیت نمبر ۲۸۷۶

میں طالب دین ولد کرم بخش قوم نومسلم پیشہ کاشتکاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر مئی ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اسوقت جائداد ایک ہزار روپیہ کی زمین گروی ہوئی ہے لیکن میرا گذارہ اس آمدنی زمین پر نہیں ہے بلکہ اور زمین برائے کاشت لی ہوئی ہے جس کا نصف حصہ مالک زمین کو ادا کرتا ہوں، یہ آمد ششماہی ہوتی ہے جو قریباً تین مانی ہے کبھی کم کبھی زیادہ، میں تا زیست اپنی ششماہی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا، اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں، کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی، اور اگر میں کوئی روپیہ حصہ جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد طالب دین موصی۔ گواہ شد خیر دین احمدی ساکن گھنوکے ججہ، گواہ شد حکیم محمد فیروز الدین قریشی بقلم خود، دستخط کاتب یعقوب خان مدرس گھنوکے ججہ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۳۰۱۷

میں میاں محمد شریف ولد میاں سراج الدین پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۵ر مارچ ۱۸۹۵ء ساکن اصل لاہور ڈاکخانہ نولکھا ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ر مارچ ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمدنی ۶۲۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی، العبد محمد شریف احمدی ای اے سی بقلم خود۔ گواہ شد، سید عبد السلام بقلم خود امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ، گواہ شد۔ میرزا احمد بیگ جمعدار حال انکم ٹیکس انسپکٹر گوجرانوالہ رخصتی مقیم سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۴۰۰۲

میں محمد رفیع ولد صوفی محمد علی صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ سب انسپکٹر پولیس عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن جلالپور جٹاں تحصیل گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ر اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ اسوقت میری جائداد موضع جلالپور جٹاں میں ایک پختہ مکان جس کا کچھ حصہ ابھی تعمیر طلب ہے اور جسکی موجودہ قیمت سات ہزار روپیہ ہے اور ۱۶ بیگھہ زمین جو ۲۰۰۰ روپیہ کی ہے میرے پاس رہن ہے اس سب جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بقید مندرجہ بالا شروط کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میں گورنمنٹ جنرل پراویڈنٹ فنڈ میں بھی تنخواہ سے کاٹ کراتا ہوں جس میں اسوقت تقریباً ۸۰۰ روپیہ جمع ہوچکے ہیں اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں، مگر چونکہ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں لہذا میری تنخواہ جو اسوقت ۱۵۰ روپے ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور آئندہ خزانہ میں وصیت شدہ حصہ کے مطابق جمع کرتا رہونگا۔ میں انشاء اللہ کوشش کرونگا کہ اپنی زندگی میں سب جائداد کی وصیت کردہ رقم خزانہ میں جمع کردوں ورنہ میرے بعد جو بھی میری جائداد میرے مرنے پر معلوم ہو اسکے سب حصہ کے ۱/۸ کی مالک انجمن مذکورہ بالا ہوگی اور میرے ورثا پر فرض ہوگا کہ وہ بخوشی تمام میری وصیت کی تکمیل میں مدد کریں اور میری نعش کو دارالامان پہونچائیں، اگر کوئی حصہ وصیت کا زندگی میں ادا ہوجائے تو وہ اس میں سے وضع کیا جائے، نوٹ: میری یہ وصیت دو اخباروں میں طبع کی جائے جو میری طرف سے بطور اعلان ہوگی، اور ایک قسم کی قانونی شہادت ہوگی۔ العبد محمد رفیع سب انسپکٹر پولیس بسواں (سندھ) گواہ شد نشان انگوٹھا میاں نجم علی ساکن جلالپور جٹاں، گواہ شد۔ احمد خاں ہیڈ کنسٹبل پولیس میرپور تحصیل و ضلع سکھر (سندھ) ۱/۲۹ ۳۔

وصیت نمبر ۳۰۷۳

میں محمد عبد اللہ ولد محمد اکبر صاحب قوم کمہار پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ر مئی ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان پختہ دو منزلہ واقعہ قادیان اندرون قصبہ اندازاً قیمتی مبلغ دو ہزار روپیہ اور سفید زمین سکنی متصل ذیل گھر واقعہ بٹالہ ضلع گورداسپور اندازاً قیمتی ایک ہزار آٹھ سو روپیہ ہے علاوہ اس کے میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۲۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا، نیز بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں، تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ العبد محمد عبد اللہ احمدی ڈسپنسر اینگلو پرشین آئل کمپنی لمیٹڈ، پرشین گلف عبادان ملک ایران حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ محمود احمد ولد حکیم پیر بخش قادیان دارالامان، احمدیہ میڈیکل ہال قادیان ۲۷ ۵/۲۹، گواہ شد ظہور احمد کارکن دفتر محاسب قادیان ۲۷ ۵/۲۹۔

وصیت نمبر ۳۰۹۱

میں عائشہ بی بی زوجہ حافظ باغ علی شاہ قوم سید پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن معین الدین پور ڈاکخانہ خاص تحصیل گجرات ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۶/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں، اسوقت میری جائداد حسب ذیل ہے:۔ حق مہر بتیس روپیہ اور زیور کنٹھا طلائی ۴ تولہ ڈنڈیاں طلائی ۳ تولہ، نتھ ۲ تولہ، بلاک ۱ تولہ، پھول طلائی ۱ تولہ کل گیارہ تولے جس کی موجودہ قیمت ۲۲۰ روپے ہوتی ہے گویا کل موجودہ جائداد ۲۵۲ روپے ہے اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں، نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر بوقت وفات مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط المرقوم ۱۶ ۶/۲۹ العبد عائشہ بی بی موصیہ گواہ شد۔ باغ علی شاہ بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ کاتب الحروف سید علی اصغر شاہ سیکرٹری ودھا کا چک ۱۱۲ خورد علاقہ سرگودھا بھائی موصیہ بقلم خود ۱۴ ۴/۲۹

KHILAFAT LIBRARY

تبلیغ کے لئے بے نظیر کتابیں

اگر یہ سب کتابیں اکٹھی خریدیں تو نصف قیمت ورنہ سالم

آریہ مذہب کی حقیقت

آریوں میں تبلیغ کیلئے بے نظیر کتاب جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے (۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی، (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت، (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون (۶) ویدوں میں جدال وقتال کی خطرناک تعلیم، (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں، (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت (۹) ویدوں کی اندرونی سیر (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے (۱۱) تناسخ کا بودا پن، (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس علم کسوٹی پر، (۱۳) آرین کتب میں شدھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے، اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکال کر رکھدیا ہے۔ قیمت ایکروپیہ۔ محصولڈاک علاوہ، صرف چند جلدیں باقی ہیں۔

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں، اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضمون ہیں۔ (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور باونے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلھاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت وغیرہ گویا ہندوؤں کی کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں، اور آجتک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے۔ قیمت صرف ایکروپیہ آٹھ آنے۔

ست اپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کیلئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارکہ ملاحظہ کیجئے، آپ لکھتے ہیں کہ "میں نے کتاب ست اپدیش پڑھی، مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے اور دل اس امر پر مطمئن ہو ہوجاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں ہے، بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے، میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی، اور اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں تقسیم کریگی، دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کریں اور قیمت مجھ سے وصول کرلیں"، قیمت صرف ایکروپیہ۔

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جس میں ہندوؤں کی کل عقائد وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیئو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا، (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانک رح کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان کی بزور تردید کی ہے برخلاف اس کے بخلاف مسلمانوں کے عقائد کے گرو صاحب دل وجان سے قائل تھے، مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان، (۶) عقیدہ ملائکہ، (۷) قرآن مجید پر ایمان، (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل اور بسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے بھی زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ایکروپیہ بارہ آنہ، مگر نور کے خریداران سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا اڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، صرف چند کاپیاں باقی ہیں، سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے قیمت فی کاپی آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

سکھ مسلم اتحاد

یہ میرا گذشتہ انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب اور دیگر مسلمہ کتب سکھ دھرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو صرف مسلمانوں سے ہی۔ ۲۰ر دسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کی متعلق لکھتا ہے کہ: — "قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف (سابق سورن سنگھ) ہیں انکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے بتایا ہے کہ سکھ دھرم اسلام کے بہت قریب ہے اس لئے سکھ مسلم اتحاد ہو سکتا ہے"، قیمت کاغذ اعلیٰ ۸ر ادنیٰ ۶ر۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف ادویات

KHILAFAT LIBRARY

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اس سرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکما فریفتہ ہیں اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں، ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند غبار، پڑبال، ناخونہ، گوھانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند، غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، محصولڈاک علاوہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ وسکریٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے گھر میں اس سے قبل کئی قیمتی سرمے استعمال کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی تمام بیماری اور کمزوری دور ہو گئی، ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور بدوں آپ کے کہنے کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض سے آپ تک پہونچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں،

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے۔ اکسیر البدن جملہ دماغی وجسمانی واعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں، ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے

مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپکو یہ لکھ رہا ہوں، میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا، میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ:-

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا، کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نُور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کر دی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی، الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت، اور جسم میں چستی غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کر دیں"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز محمد داؤد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا، اسکی صحت مخدوش تھی، اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ سے ان خطرات سے اُسے بچالیا اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوائی فی الحقیقت "اکسیر البدن" ہے اور میں ہر شخص کو اسکی استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں،

اکسیر معدہ۔ یہ امراض معدہ وسینہ کا لاثانی علاج ہے اور بکثرت دودھ، گھی ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے۔ اگر آپ کو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں، ورنہ مرغن، لذیذ اور مقوی غذائیں بھی محض وبال جان ہیں، یہ اکسیر معدہ ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، اپھارہ، باد گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، آنکھ و دماغ کی کمزوری، گرمی کی شدت، پیاس کا لگنا، ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا، کرم شکم، قبض، اسہال، ریاح، کھانسی دمہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، بالائی مکھن، گھی، گوشت، انڈے وغیرہ مرغن اور مقوی اشیا ہضم کرنیکی لاثانی دوا ہے، ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی، روزانہ ہضم ہو جاتا ہے خون صالح پیدا ہو کر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے دماغ حافظہ ذہن کو تقویت اور قوت مردمی کو بدرجہ غایت بڑھاتی ہے، اگر دماغی اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے، خوراک ۴ رتی، قیمت فی شیشی جو کہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

جناب اڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت۔ مکرم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ کچھ دن گزرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی، اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایت رفع ہو گئی، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اور مزید درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم اور اکسیر معدہ عطا فرماویں، مشکور ہونگا، اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت دے۔

موتی دانت پوڈر۔ ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں، یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا بلکہ انھیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر جملہ امراض دندان، گوشت خورہ، خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان لکھتے ہیں کہ "میں نے موتی دانت پوڈر استعمال کیا، مفید پایا، علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑھوں کے عوارض کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔

ست سلاجیت۔ خون پیدا کرتی اور قوت جسمانی کو بڑھاتی ہے، ابتدائی سل ودق، دمہ کھانسی ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے، مرد، عورت، بچے، بوڑھے سب کے لئے یکساں مفید اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی، قیمت فی چھٹانک ایکروپیہ بارہ آنہ عہ۱۲

جناب میرزا محسن بیگ صاحب نقشہ نویس بھٹنڈہ سے تحریر فرماتے ہیں، کہ آپکی ارسال کردہ ست سلاجیت بہت مفید ثابت ہوئی براہ کرم دو چھٹانک اور بھیجدیجئے۔

نوٹ چونکہ غیر ممالک میں وی پی نہیں جا سکتا اسلئے ممالک غیر کے اصحاب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہئے۔ غیر ممالک کیلئے محصول ڈاک فی پونڈ عہ ہے

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیاں، ضلع گورداسپور (پنجاب)